سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2022

سوموار،12۔ستمبر 2022

(یوم الاثنین،15۔صفر المظفر1444ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد 41 : شمارہ 24

1161

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 12۔ ستمبر 2022

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات ریونیو، کالونیز (بورڈ آف ریونیو) اینڈ ڈیزاسٹر مینجمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

مسودات قانون پر غوروخوض اوران کی منظوری

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) پیشہ وارانہ تحفظ و صحت پنجاب 2020 (مسودہ قانون نمبر 13 بابت 2020)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پیشہ وارانہ تحفظ و صحت 2020 جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 12 نے سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پیشہ وارانہ تحفظ و صحت 2020 منظور کیا جائے۔

1162

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) بورڈ آف ریونیو پنجاب 2021 (مسودہ قانون نمبر 58 بابت 2021)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) بورڈ آف ریونیو پنجاب 2021 جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف واشتمال نے سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) بورڈ آف ریونیو پنجاب 2021 منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون (تنسیخ) (ترمیم) متروکہ وقف املاک و قوانین برائے بے گھر افراد 2021 (مسودہ قانون نمبر 60 بابت 2021)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (تنسیخ) (ترمیم) متروکہ وقف املاک و قوانین برائے بے گھر افراد 2021، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف واشتمال نے سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (تنسیخ) (ترمیم) متروکہ وقف املاک و قوانین برائے بے گھر افراد 2021 منظور کیا جائے۔

4۔ مسودہ قانون (ترمیم) سیڈ کارپوریشن پنجاب 2022 (مسودہ قانون نمبر 9 بابت 2022)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) سیڈ کارپوریشن پنجاب 2022، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 12 نے سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) سیڈ کارپوریشن پنجاب 2022، منظور کیا جائے۔

5۔ مسودہ قانون (ترمیم) فیکٹریز 2022 (مسودہ قانون نمبر 10 بابت 2022)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) فیکٹریز 2022، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 12 نے سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) فیکٹریز 2022، منظور کیا جائے۔

6۔ مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات 2022 (مسودہ قانون نمبر 11 بابت 2022)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات 2022، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 12 نے سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات 2022، منظور کیا جائے۔

1163

عام بحث

درج ذیل پر عام بحث جاری رہے گی

1۔ آئینی بحران

2۔ مہنگائی

3۔ امن وامان

1165

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

سوموار، 12۔ ستمبر 2022

(یوم الاثنین، 15۔ صفر المظفر 1444ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 5 بج کر 17 منٹ پر جناب سپیکر جناب محمد سبطین خان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

هُوَ
اللّٰهُ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ۚ عٰلِمُ الۡغَيۡبِ وَ الشَّهَادَةِ‌ۚ هُوَ الرَّحۡمٰنُ
الرَّحِيۡمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ۚ اَلۡمَلِكُ الۡقُدُّوۡسُ
السَّلٰمُ الۡمُؤۡمِنُ الۡمُهَيۡمِنُ الۡعَزِيۡزُ الۡجَبَّارُ الۡمُتَكَبِّرُ‌ؕ
سُبۡحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الۡخَالِـقُ الۡبَارِئُ الۡمُصَوِّرُ
لَهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰى‌ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ۚ
وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۲۴﴾

سورۃ الحشر (آیات نمبر 22 تا 24)

وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا۔ وہ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے (22) وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ بادشاہ (حقیقی) پاک ذات (ہر عیب سے) سلامتی امن دینے والا نگہبان غالب زبردست بڑائی والا۔ اللہ ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے (23) وہی اللہ (تمام مخلوقات کا) خالق ایجاد و اختراع کرنے والا صورتیں بنانے والا اس کے سب اچھے سے اچھے نام ہیں۔ جتنی چیزیں آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اس کی تسبیح کرتی ہیں اور وہ غالب حکمت والا ہے (24)

وَمَا علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

رحمتِ دو جہاں حامیٔ بے کساں، شافع اُمتاں وہ کہاں میں کہاں
رہبر رہبراں سرورِ سروراں، تاجدارِ شاہاں وہ کہاں میں کہاں
اُن کی خوشبو سے مہکے چمن در چمن، تذکرے آپ ﷺ کے انجمن انجمن
چاند کی چاندنی تاروں کی روشنی، اُن کے رُخ سے عیاں وہ کہاں میں کہاں
مہ لقا، خوش نوا، دِل رُبا، دِل کشا، مصطفیٰ، مجتبیٰ، رہنما، پیشوا
جملہ محبوبیاں اَن گنت خوبیاں، ہو سکے نہ بیاں وہ کہاں میں کہاں
عاشقوں کے لئے طورِ سینا بنا، اُن کے قدموں سے یثرب مدینہ بنا
وہ بُلائیں مجھے یاد آئیں مجھے، اُڑ کے پہنچوں وہاں وہ کہاں میں کہاں

پوائنٹ آف آرڈر

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، خلیل طاہر صاحب فرمائیں!

ملکہ الزبتھ کی وفات پر ایک منٹ کی خاموشی

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شکریہ۔ ملکہ الزبتھ دوم جو کہ دو تین دن پہلے وفات پا گئی تھی۔ ملکہ الزبتھ کے پاکستان کے ساتھ بہت گہرے مراسم تھے اور انہوں نے دو دفعہ پاکستان کا دورہ بھی کیا تھا۔ اس کے علاوہ پاکستان میں ہر فلاحی کام میں حصہ بھی لیتی تھی۔ جس طرح ابھی بھی وہ سیلاب زدگان کی امداد کر رہی تھی۔ لہٰذا میری آپ سے التماس ہے کہ ان کے لئے ایوان میں ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی جائے۔

جناب سپیکر: میری تمام معزز ممبران سے گزارش ہے کہ ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی جائے۔

(اس مرحلہ پر ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی گئی)

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ہاشم ڈوگر صاحب!

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! حسن مرتضٰی صاحب حکومتی بینچوں پر بیٹھے ہیں میں ان کو welcome کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ہم سب شاہ صاحب کو welcome کرتے ہیں۔

وزیر خزانہ (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

اجلاس کی معمول کی کارروائی میں پوائنٹ آف آرڈر اُٹھانا

وزیر خزانہ (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! آپ کی توسط سے میں اپنے تمام ممبران سے گزارش کرنا چاہوں گا۔ جیسے ہی قرآن شریف کی تلاوت اور نعت شریف ختم ہوتی ہے ہم

لوگ پوائنٹ آف آرڈر کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ پوائنٹ آف آرڈر اس وقت ہوتا ہے جب کچھ آؤٹ آف آرڈر ہو، کیا قرآن شریف کی تلاوت کرنا ہے یا نعت شریف پڑھنا آؤٹ آف آرڈر ہے؟ میری آپ سے گزارش ہے کہ ممبران سے کہیں کہ جب بھی انہوں نے کوئی بھی بات کرنی ہو تو وہ آپ سے پہلے مل لیا کریں اور وقفہ سوالات کی announcement سے پہلے انہیں آپ floor دے دیا کریں اور وہ پوائنٹ آف آرڈر، پوائنٹ آف آرڈر کر کے floor نہ مانگا کریں۔ آپ سے پہلے request کر دیا کریں اور آپ انہیں floor دے دیا کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، بالکل صحیح ہے۔

وزیر خزانہ (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! اس موقع پر پوائنٹ آف آرڈر مانگنا میرے خیال میں مناسب نہیں ہے کیونکہ اس وقت کوئی چیز آؤٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ پوائنٹ آف آرڈر اس وقت ہوتا ہے کہ جب ہاؤس کا ماحول یا جو کارروائی چل رہی ہے وہ روایات، قانون یا اصول سے ہٹ کر ہے تو اس وقت جناب سپیکر کی توجہ دلائی جاتی ہے کہ اس اسمبلی کے اندر اس floor پر کوئی غلط چیز ہو رہی ہے۔ قرآن پاک کی تلاوت اور نعت شریف پڑھنے کے بعد فوری طور پر کوئی پوائنٹ آف آرڈر ہو تو اس سے یہ impression ملتا ہے کہ شاید کوئی غلط چیز ہو گئی ہے اس لئے مہربانی کر کے آپ سب معزز ممبران کو اس حوالے سے educate کر دیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، بالکل صحیح لغاری صاحب! آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

جناب مرغوب احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے خلاف سپریم کورٹ میں stay grant کے باوجود کسانوں کی زمین پر قبضہ

جناب مرغوب احمد: جناب سپیکر! شکریہ، ملک کے اندر اس وقت سیلاب کی تباہ کاریاں ہیں جن میں اناج کی قلت ہے، سبزیوں کی قلت ہے اور آج ہم سبزیاں باہر کے ممالک سے درآمد کر رہے ہیں تو میں ان حالات میں آپ کی توجہ اس جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ ملک کے اندر ہمارے

ایک ادارے نے سینکڑوں ایکڑ رقبے کے اوپر پچھلے تین دنوں میں تباہی وبربادی برپا کر دی ہے کیونکہ اس ادارے نے کھڑی فصلیں برباد کر دی ہیں۔ اس ادارے نے زمین پر اُگی ہوئی سبزیاں Bulldoze کر دی ہیں تو میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ (RUDA) راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے خلاف سپریم کورٹ نے جنوری 2022 کا stay grant کیا ہوا ہے کہ جن لوگوں نے compensation نہیں لی ان کی جگہ پر آپ قبضہ نہیں کر سکتے اور کوئی معاملہ نہیں کر سکتے لیکن مقامی انتظامیہ نے 18۔ اگست 2022 کو تمام انتقالات RUDA کی favor میں pass کر دیئے ہیں اور موقع پر تین دن سے bulldozers چلا رہے ہیں اور جن لوگوں کی روزی روٹی صرف اسی جگہ پر ہے وہ آج بے یارومددگار پھر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: مرغوب صاحب! RUDA Bill آپ لوگوں نے خود پاس کیا ہے یعنی اسمبلی نے پاس کیا ہے۔

جناب مرغوب احمد: جناب سپیکر! قانون کے ساتھ جو کھلواڑ ہو رہا ہے تو کیا یہ ادارہ سپریم کورٹ سے بھی زیادہ بالادست ہے؟

جناب سپیکر: جی، بالکل بھی نہیں۔

جناب مرغوب احمد: جناب سپیکر! یہ ادارہ سپریم کورٹ کے احکامات کی دھجیاں اُڑا رہا ہے۔

جناب سپیکر: مرغوب صاحب! اس اسمبلی نے یہ بل پاس کیا ہے جس کے تحت یہ ایک independent ادارہ ہے اور اسی اسمبلی نے یہ بل پاس کیا ہے۔ تو اب ہم وقفہ سوالات پر آتے ہیں۔

سوالات

(محکمہ جات مال، کالونیز اینڈ ڈیزاسٹر مینجمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب مرغوب احمد: جناب سپیکر! اس اسمبلی نے اس چیز کی اجازت تو نہیں دی کہ آپ قانون کی دھجیاں اڑائیں، لوگوں کو ان کی زمینوں سے بے دخل کریں اور غیر قانونی طریقے سے دو لاکھ

روپے، آٹھ لاکھ روپے ایکڑ کی category بنائی گئی ہے جبکہ یہاں سے صرف 30 منٹ کا راستہ ہے لیکن انویسٹر کو زمین دی جا رہی ہے تو میری یہ request ہے کہ ہاؤس اس چیز کا ازالہ کرے۔

جناب سپیکر: یہ ترجیحات ہوتی ہیں۔

جناب مرغوب احمد: جناب سپیکر! میرے پوائنٹ آف آرڈر کا جواب لیا جائے۔

جناب سپیکر: مرغوب صاحب! آپ کا احتجاج ریکارڈ ہو گیا ہے اور ریکارڈ پر بات آ گئی ہے۔ جی، چودھری اختر علی صاحب!

جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن: جناب سپیکر! اس معاملے پر ایک کمیٹی تشکیل دے دی جائے اور راجہ صاحب سے جواب لیا جائے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پہلے سمیع اللہ خان صاحب بات کر لیں پھر میں جواب دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! شکریہ، معزز ممبر مرغوب احمد صاحب نے جو point raise کیا ہے تو پہلے آپ کی بہت مہربانی کہ انہیں اس حوالے سے بات کرنے کی اجازت دی۔ راجہ صاحب نے اس حوالے سے جو وضاحت کرنی ہے تو اس سے پہلے میں اسی بات کو مزید آگے دومنٹ کے اندر بڑھانا چاہوں گا کہ ہماری اسمبلی سے 20/15 کلومیٹر دور یہ زرعی اراضی ہے اور آپ کو پتا ہے کہ جس طرح سے لینڈ مافیا پورے ملک میں زرعی اراضی کو ہڑپ کر رہا ہے۔ آج ملک کی حالت یہ ہے کہ پچھلے 4/3 سالوں کا اگر آپ درآمدی بل دیکھ لیں تو اس میں 10 ارب ڈالر تک ہماری گندم، چینی، چاول، سبزیاں اور دالیں درآمد ہوئی ہیں جو کہ ہم سب کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ ایسی صورتحال میں RUDA کا ادارہ، جس کے متعلق آپ نے بالکل درست فرمایا کہ اس کی legislation اس معزز ہاؤس سے ہوئی ہے۔ قانون تو بن گیا لیکن جب وہاں اس قانون پر عمل درآمد شروع کیا تو وہاں کے کسان اس implementation کے خلاف عدالت گئے، ہائی کورٹ میں بھی گئے اور سپریم کورٹ میں بھی گئے۔ جیسے مرغوب احمد صاحب نے کہا کہ عدالت کی واضح direction آئی کہ جن لوگوں

نے پیسے لے لئے ہیں ان جگہوں پر RUDA اپنا جو بھی ڈویلپمنٹ کا پروگرام ہے وہ کرے لیکن جس جگہ کا کسی کسان نے ایک روپیہ نہیں لیا تو اس جگہ کے اوپر RUDA کو کوئی حق نہیں ہے کہ وہ کسان کی زمین کو اپنی ڈویلپمنٹ کے لئے استعمال کرے۔

جناب سپیکر! آج سوشل میڈیا پر بھی طوفان ہے اگر کہیں تو میں دکھا دیتا ہوں کہ پرسوں سے پنجاب حکومت کا ادارہ پوری مشینری کے ساتھ ایک زرعی اراضی جس کے اوپر سبزیاں کاشت کی ہوئی ہیں، ان کے اوپر bulldozer چلا رہا ہے جس کی ویڈیوز میرے پاس موجود ہیں جو اس وقت سوشل میڈیا پر بھی ہیں اور یہ سپریم کورٹ کے احکامات کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔ مرغوب احمد صاحب نے بات کی تو میں نے انہیں کہا کہ آپ ان متاثرہ کسانوں کے ساتھ رابطہ میں ہیں تو آپ contempt of court میں بھی جائیں۔ یہ بھی درست ہے کہ ایک راستہ یہ ہے کہ ہم پنجاب حکومت کے خلاف contempt of court میں جائیں لیکن یہ ہاؤس بھی کسانوں کا نمائندہ ہے اور سارے پنجاب کا نمائندہ ہے تو یہاں پر میری آپ سے گزارش ہے کہ اس issue کو اس طرح سے lightly نہ لیا جائے۔ انہیں منع کیا جائے کہ جنہوں نے پیسے لے لئے وہاں پر وہ اپنا plan کریں لیکن میں ایک کسان ہوں اور میری پانچ ایکڑ زمین ہے جبکہ مجھے کوئی پیسے بھی نہیں ملے تو میری ایک سال کی کمائی سبزی کی صورت میں تھی جس کی یہ ویڈیوز موجود ہیں کہ ان سبزیوں کے اوپر bulldozers چل رہے ہیں تو پنجاب حکومت باقی ظلم تو کرے لیکن کم از کم کسانوں کے ساتھ یہ ظلم ہر صورت بند ہونا چاہئے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ، گزارش یہ ہے کہ میں انتہائی معذرت کے ساتھ اپنے بھائیوں کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ پہلے میں تھوڑا سا اس RUDA کی background بتا دیتا ہوں کہ یہ بل اسی اسمبلی نے پاس کیا تھا اور پھر درمیان میں دو مہینے کا interim period بھی آیا جس میں (ن) لیگ کی حکومت بھی آئی۔ اس کے بعد اس بل میں کچھ ترامیم بھی لائی گئیں۔ یہ میں مانتا ہوں کہ بل چیلنج بھی ہوا تھا لیکن عدالت کی observations کو مد نظر رکھتے ہوئے اس بل میں amendments بھی آئیں۔ اب

بنیادی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب آپ نے فرمایا کہ اسی اسمبلی نے اس بل کو پاس کیا تھا اور جب یہ بل اسمبلی سے پاس ہو رہا تھا تو ہمارے کسی ایک بھائی نے بھی اس میں amendment نہیں دی۔ اگر انہیں اس بات کا احساس تھا یا اس بات سے آگاہ تھے کہ زمین داروں کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے تو جب بل پاس ہو رہا تھا تو انہیں amendments دینی چاہئیں تھیں اور اس وقت اس مسئلے کو agitate کرنا چاہئے تھا لیکن اس وقت تو انہوں نے اپنا پارلیمانی کردار ادا نہیں کیا۔ طریق کار تو یہی ہوتا ہے کہ اگر حکومت کوئی بل عوام کے مفاد کے منافی لا رہی ہوتی ہے تو کم از کم انہیں پورا اختیار حاصل ہے کہ اس میں amendments لے کر آئیں لیکن ان کی طرف سے ایک بھی amendment نہیں آئی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انہیں اس بل پر کوئی اعتراض نہیں تھا اور ریکارڈ اس بات کا شاہد ہے کہ جب وہ بل پاس ہو رہا تھا اور اس بل کی clause by clause reading ہو رہی تھی تو ان کی طرف سے "ناں" کی آواز بھی نہیں آئی تو میں نے یہ point out کیا کہ متفقہ طور پر یہ بل پاس ہوا ہے۔ So میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جب ایک چیز گزر گئی ہے، بل پاس ہو گیا ہے اور جب اسمبلی میں ایک بات relevant تھی تو اُس وقت یہ اسے point out کر سکتے تھے لیکن یہ اس وقت تو سوئے رہے اور اِنہوں نے کچھ نہیں کیا جبکہ آج یہاں پر اعتراض آ رہا ہے کہ RUDA یہ زیادتی کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں دو چیزیں عرض کرنا چاہوں گا ایک تو انہوں نے اس بل کے متعلق کوئی ترامیم نہیں دیں اور دوسرا جب ان کی اپنی حکومت تھی تو اگر اس بل کو عوام کے مفاد کے منافی سمجھتے تھے تو اس وقت یہ اس بل کو ختم کر دیتے، اسے repeal کر دیتے لیکن اس وقت بھی انہوں نے آواز نہیں اٹھائی اور آج جب وہ سارا کچھ منظور ہو چکا ہے تو آج یہ آواز اٹھا رہے ہیں۔ اب بھی میں ان سے عرض کرتا ہوں کہ اگر اس بل میں یہ کوئی تبدیلی چاہتے ہیں تو amendments لے کر آ جائیں جو کہ پارلیمانی طریق کار ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب مرغوب احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ صاحب، مرغوب صاحب اور میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن صاحب اگر آپ اس میں کوئی ترامیم لانا چاہیں۔۔۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! مجھے صرف ایک منٹ کے لئے بات کرنے کا موقع دیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! شکریہ، لاء منسٹر صاحب نے یہ کہا، راجہ صاحب کا لاء منسٹر منہ پر اتنا زیادہ چڑھا ہوا ہے لیکن اب یہ لاء منسٹر ہیں بھی نہیں پھر بھی میں انہیں مخاطب کر رہا تھا کہ لاء منسٹر نے یہ کہا۔ راجہ صاحب نے جو فرمایا ہے کہ وہ کس طرح سے ہاؤس کی توجہ کو اصل issue سے ہٹا رہے ہیں۔ Legislation ہو گئی، ہم نے حصہ لیا یا نہیں لیا یہ خلیل طاہر سندھو صاحب بتائیں گے لیکن میں یہ مانتے ہوئے بھی کہ legislation ہو گئی لیکن یہ legislation کہاں حق دیتی ہے کہ آپ نے جس کسان کو پیسے نہیں دیئے اس کی سبزی کے کھیت کے اوپر bulldozer چلا دیں۔ سوال یہ ہے جس کا آپ جواب نہیں دے رہے جو کہ basic سوال ہے۔ Legislation ہو گئی اچھی ہو گئی، بری ہو گئی یا اتفاق رائے سے ہوئی، اختلاف رائے سے ہوئی۔ وہ تو ہو گئی مگر بات یہ ہے کہ پرسوں اور آج جو bulldozers چل رہے ہیں اس ظلم کو روکا جائے۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ اِس کا جواب اس ہاؤس میں کس نے دینا ہے؟

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہاں on the floor of the House یہ کہتا ہوں کہ RUDA اس وقت جو کام کر رہا ہے وہ قانون کے مطابق کر رہا ہے اگر وہ کوئی کام خلاف قانون کر رہا ہے تو اِن کے پاس right ہے یہ عدالت میں چلے جائیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! مجھے وہ law دکھا دیں جو کسانوں کے کھیتوں پر بلڈوزر چلانے کی اجازت دیتا ہے۔

جناب سپیکر: سمیع اللہ خان صاحب! آپ کے پاس بہت سارے forums ہیں۔ ہماری عدالتیں ہیں اور یہ forum بھی ہے آپ یہاں amendments لے آئیں بلکہ آپ کل ہی لے آئیں۔ پھر

راجہ صاحب نے جو بات کی ہے وہ ناجائز تو نہیں ہے کہ تین مہینے یا چار مہینے آپ کی گورنمنٹ بھی رہی ہے۔۔(شور وغل)

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! ہم نے کسانوں کے کھیتوں میں بلڈوزر نہیں چلایا تھا۔

جناب سپیکر: آپ کل ہی amendments جمع کروائیں۔ یہ سوال چودھری اختر علی صاحب کا ہے وہ موجود نہیں ہیں۔۔۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں موجود ہوں۔

جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن: جناب سپیکر! اگر ہماری بات اس forum پر نہیں سنی جائے گی تو پھر ہم ٹوکن واک آؤٹ کر رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ٹوکن واک آؤٹ کر کے
ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب سپیکر: چودھری اختر علی صاحب موجود نہیں ہیں۔۔۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں یہاں موجود ہوں آپ میری طرف بھی دیکھا کریں ہمیشہ آپ اسی طرح کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: ایسی بات نہیں ہے آپ کے ساتھی بول رہے تھے اس لئے پتا نہیں چلا۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرے ساتھی ٹھیک بول رہے تھے جو RUDA ظلم کر رہا ہے آپ اُس کو بند کریں۔

جناب سپیکر: چودھری اختر علی صاحب! آپ کا سوال RUDA سے متعلق نہیں ہے پلیز آپ اپنے سوال پر آئیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں سوال پر تو آجاتا ہوں لیکن یہ جو ظلم ہو رہا ہے اس کے خلاف ہم پارلیمنٹ میں نہیں بولیں گے تو پھر کہاں بولیں گے، آپ سے فریاد نہیں کریں گے تو پھر کس سے کریں گے؟

جناب سپیکر: آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔۔۔

چودھری اختر علی: آپ پارلیمنٹرین کی بات تو سنیں کہ یہ کہہ کیا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: چودھری اختر علی صاحب! آپ اپنے سوال پر بات کریں۔

چودھری اختر علی: آپ کو پارلیمنٹرین کی بات سننی چاہئے۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری اختر علی کے سوال نمبر 2946 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3323 محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4938 ملک خالد محمود بابر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے، وہ موجود نہیں ہیں۔۔۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں موجود ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3224 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد کی حدود میں سرکاری اراضی کے رقبہ کی تعداد اور ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

*3224: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع فیصل آباد کی حدود میں کتنی سرکاری اراضی ہے؟

(ب) کتنی سرکاری اراضی پر کن کن افراد نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے؟

(ج) کتنی سرکاری اراضی لیز / پٹہ / ٹھیکہ وغیرہ پر دی گئی ہے؟

(د) کتنی سرکاری اراضی خالی پڑی ہوئی ہے؟

(ہ) فیصل آباد شہر کی حدود میں کس کس جگہ سرکاری اراضی خالی پڑی ہوئی ہے؟

(و) فیصل آباد شہر کی حدود میں خالی اراضی پر کسی سرکاری ملازم کا گھر وغیرہ تو نہیں ہے؟

(ز) فیصل آباد شہر میں ریونیو افسران کی کتنی سرکاری رہائش گاہیں کہاں کہاں ہیں اور کتنے کتنے رقبے پر ہیں؟

وزیر مال و کالونیز (نوابزادہ منصور احمد خان):

(الف) بمطابق جواب آمدہ ڈپٹی کمشنر، فیصل آباد، ضلع فیصل آباد میں کل سرکاری اراضی 1,59,327 ایکڑ ہے۔

(ب) 5 ایکڑ

(ج) 8024 ایکڑ 3 کنال 16 مرلے عارضی کاشت۔

(د) 6259 ایکڑ

(ہ) نہ ہے۔

(و) فیصل آباد تحصیل سٹی کی حدود میں پٹوار خانہ برقبہ 5,M,238SF منشی محلہ گلی نمبر 6 چک نمبر 212 ر۔ب۔

(ز) فیصل آباد شہر (تحصیل سٹی) کی حدود میں دو عدد رہائش گاہیں ایک تحصیلدار + ایک نائب تحصیلدار عقب حبیب بنک و UBL اسکوائر برانچ سرکلر روڈ چک نمبر 212 ر ب برقبہ 2, K,10-M,256-SF۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال آج سے ایک سال پہلے بھی کیا تھا اور اِس سوال کو اس لئے pending کیا گیا تھا کہ اس کا جواب ٹھیک طرح سے نہیں آیا تھا۔ جو جواب پہلے دیا گیا تھا اب بھی وہی ہے۔ میں نے پوچھا تھا کہ ضلع فیصل آباد کی حدود میں کتنی سرکاری اراضی ہے، کتنی سرکاری اراضی پر کن کن افراد نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے، کتنی سرکاری اراضی لیز / پٹہ / ٹھیکہ وغیرہ پر دی گئی ہے؟ اس کا جو جواب پہلے دیا گیا تھا وہی اب دیا گیا ہے۔ آپ یہ جواب دیکھ لیں اس میں کسی بھی جُز میں clarity نہیں ہے۔ میں نے پوچھا تھا کہ ضلع فیصل آباد حدود میں کتنی سرکاری اراضی ہے؟ اس میں بتایا گیا ہے کہ بمطابق جواب آمدہ ڈپٹی کمشنر فیصل آباد، ضلع فیصل آباد میں کُل سرکاری اراضی 1,59,327 ایکڑ ہے۔ میں نے پوچھا کہ کن کن افراد نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے؟ پہلے بھی جناب سپیکر نے یہ سوال اس لئے pending کیا تھا کہ ناجائز قبضے کے خلاف جو کارروائی کی گئی ہے آئندہ وہ ایوان میں پیش کی جائے۔ میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا

ہوں کہ ایوان کو بتائیں کہ کیا ناجائز قبضے کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہے، اگر کی گئی ہے تو اس کی ایف آئی آر کی کاپی بھی پیش کی جائے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مال و کالونیز (نوابزادہ منصور احمد خان): جناب سپیکر! اس ہاؤس کا question hour بہت ہی اہم ہوتا ہے۔ ہمارے پاس جو questions ہیں وہ 2019 یا 2020 کے اوائل کے ہیں جو محکمہ نے اُس وقت جواب دے دیئے تھے لیکن ستم ظریفی دیکھیں کہ۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ایک منٹ تشریف رکھیں۔ راجہ صاحب! بات یہ ہے کہ سالہا سال سے ایک نظام چل رہا ہے۔ 2018 کے سوالات آ رہے ہیں، 2019 کے سوالات آ رہے ہیں اور ان کے جوابات اُن کے مطابق آ رہے ہیں۔ اس دوران حالات میں تبدیلی آ جاتی ہے اور جواب موجودہ حالات کی بجائے پرانے حالات کے مطابق آتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اس مقصد کے لئے ہم نے جو کمیٹی بنائی ہے اس میں سوالات کی مدت کو محدود کیا جائے۔ اس کمیٹی میں ٹریژری بنچوں اور اپوزیشن کی تمام جماعتوں کے ممبران بھی ہیں۔ منسٹر صاحب بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ This is the most important forum اس میں ممبران گورنمنٹ کو آڑے ہاتھوں لیتے ہیں اور گورنمنٹ جواب دینے کی پابند بھی ہوتی ہے۔ اب مسئلہ یہاں یہ کھڑا ہوتا ہے کہ جب سوال کا جواب آتا ہے تو اس میں تین چار سال پرانی بات ہوتی۔ میں نے پچھلی دفعہ ایک کمیٹی بنائی تھی اس لئے راجہ صاحب! آپ ایسی کوئی ترتیب بنائیں کہ محکمہ دو سے تین مہینے تک جواب دے۔ یہاں جو سوالات جمع ہوتے ہیں محکمہ ان کا دو سے تین مہینے تک جوابات دینے کا پابند ہو اور منسٹر صاحبان بھی پابند ہوں۔ آپ بتائیں کہ آپ کے پاس اس کا کیا حل ہے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ کی observation بالکل درست ہے جیسا کہ آپ نے اس پر ایک کمیٹی بھی بنا دی ہے میں آپ کی اطلاع کے لئے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کل 2 بجے ہم نے اس کمیٹی کی میٹنگ بھی رکھ لی ہے۔ اس میں باقاعدہ گورنمنٹ اور اپوزیشن کی representation ہے، اس میں تمام پارلیمانی پارٹیز کی نمائندگی موجود ہے۔ کل ہم ایک فارمولا طے کر لیں گے مثال کے طور پر اگر 2019 کی

بات ہو رہی ہے تو ہم شاید یہ طے کر دیں کہ 2019 کے سوالات نہیں لئے جائیں گے، 2020 کے نہیں لئے جائیں گے، 2021 کے نہیں لئے جائیں گے اور 2022 کے تمام سوالات لئے جائیں گے۔ اس میں وزراء بھی تیار ہو کر آئیں گے اور ہم محکمہ جات سے بھی ensure کریں گے کہ وہ latest جواب دیں تاکہ وہ ایوان کے سامنے پیش کئے جا سکیں۔ ہم کل 2 بجے اس کمیٹی کی میٹنگ کر رہے ہیں اس لئے میری جناب سے استدعا ہو گی کہ آج بے شک آپ یہ سوالات چھوڑ دیں۔ میں آپ کو ایک چھوٹی سی مثال Disaster Management کی دینا چاہتا ہوں کہ 2019 میں ٹڈی دل کا پوچھا گیا تھا کہ اُس نے کیا نقصان کیا؟ Disaster Management سے latest سوال پوچھنا چاہیئے کہ اِس وقت سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں کیا کیا جا رہا ہے؟ کل ہم اس کو decide کر لیں گے۔ میری آپ سے استدعا ہو گی کہ آپ ان سوالات کو pending کر دیں کل جو فیصلہ آئے گا اس کی روشنی میں آئندہ کے لئے ہم Question Hour کی تیاری کریں گے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! بات یہ ہے کہ ہمارا Question Hour بہت important ہوتا ہے اور ہمیں یہاں عوام کام کرنے کے لئے بھیجتی ہے۔ اب آپ والی ہی بات ہے کہ تین تین سال، چار چار سال پرانے سوالات آ رہے ہوتے ہیں پھر اُس کا رزلٹ کیا نکلے گا؟ اپوزیشن کے ہمارے جتنے حضرات بیٹھے ہیں ان سب کی نمائندگی اس کمیٹی میں ہے جیسے جناب محمد ارشد ملک صاحب! آپ contribute کرنا چاہتے ہیں، ہمارے اپوزیشن کے جو حضرات contribute کرنا چاہتے ہیں ان سے کہوں گا اور ٹریژری بنچوں کے اراکین سے بھی کہوں گا کہ کل دوپہر 2 بجے کمیٹی کی میٹنگ میں شرکت کریں اور آ کر اپنی input دیں۔ ہم یہ ایک نئی تاریخ رقم کریں کہ گورنمنٹ اور اپوزیشن نے مل کر یہ time frame fix کیا ہے جس میں ہم ہر محکمہ کو پابند کریں چاہے اُدھر سے سوال آئے ڈیپارٹمنٹ اس کا جواب بھی دے اور محکمہ اس بات کا بھی پابند ہو کہ time frame کے اندر جواب دینا ہے تاکہ ایک جو واقعہ ہوا ہے اس کا جواب یا response فوراً ہو۔ اب تین سال پرانے واقعات کے جوابات دیئے جا رہے ہوتے ہیں، وہ دور گزر گئے، وہ حکومتیں ختم ہو گئیں اور تبدیلیاں آ گئیں۔ ہم بیٹھ کر اس پر ایک گھنٹہ لگا دیں اور گھنٹے کے بعد میں کہوں کہ question hour کا ٹائم ختم ہو گیا تو میرا خیال ہے کہ اب ہم یوں اپنا بھی مذاق نہ بنائیں اور معزز ہاؤس کا مذاق بھی نہ بنائیں۔ ہم اس

کو seriously لیں اس میں گورنمنٹ کا بھی فائدہ ہے، اپوزیشن کا بھی فائدہ ہے اور ہاؤس کی عزت اور وقار میں اضافہ ہو گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)۔

اب کل 2 بجے کمیٹی کی میٹنگ ہے۔ منسٹر صاحب! اپوزیشن یعنی مسلم لیگ (ن) اور پیپلز پارٹی سے ممبران بھی لئے ہوئے ہیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس کمیٹی میں سب کی نمائندگی موجود ہے لیکن جیسے آپ نے فرمایا ہے کہ جو دوست اس میں input دینا چاہتے ہیں کل کمیٹی کی میٹنگ میں تشریف لائیں ہم ان کی بات بھی سنیں گے اور ان سے guidance بھی لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر!---

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!---

جناب سپیکر: اب آپ دونوں میں سے کون بولنا چاہے گا؟ آپ دونوں فیصلہ کر لیں جو بھی بولنا چاہے۔

جناب محمد ارشد ملک: میں بات کر لیتا ہوں---

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! چلیں، آپ بول لیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! question میرا ہے۔

جناب سپیکر: اچھا! آپ بول لیں۔ چلیں، ان کا question ہے تو ان کو بولنے دیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ منسٹر صاحب نے جو یہاں پر کہا ہے کہ یہ 2019 کا سوال ہے تو یہ 2019 کا سوال 2021 میں آیا ہے۔ اب جو باتیں آپ نے کی ہیں وہ بالکل ٹھیک کی ہیں، میں جناب محمد بشارت راجہ کی باتوں سے بھی agree کرتا ہوں اور آپ کی جو رولنگ ہے---

جناب سپیکر: میں چاہتا ہوں کہ کوئی ایکشن ہو، prompt action ہو۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں اس سے بھی agree کرتا ہوں لیکن مجھے یہ بتائیں کہ یہ جو question آنا ہوتا ہے اس کے پیچھے کتنی محنت درکار ہوتی ہے آپ بھی اسی ہاؤس کا حصہ ہیں۔

جناب سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: ہم رات دن questions اکٹھے کرتے ہیں۔ ہم 100 سے 200 سوالات لکھ کر جمع کرواتے ہیں ان questions میں سے ہمارے 5 یا 7 question take up ہوتے ہیں اور کچھ questions کسی بھی بنا پر kill کر دیئے جاتے ہیں۔ میری صرف گزارش یہ ہے کہ اس میں ممبران کا قصور کیا ہے؟ چاہے وہ ممبران اپوزیشن سے ہیں یا گورنمنٹ side سے ہیں۔ آپ نے Question Hour کے ذریعے محکموں کی monitoring کرنی ہوتی ہے۔ آپ نے متعلقہ محکمے کی کارکردگی کو دیکھنا ہوتا ہے اور اس کی کارکردگی پر متعلقہ ممبر نے سوالات اٹھانے ہوتے ہیں جو اس ہاؤس کا ممبر ہے۔ اس میں میری گزارش صرف یہ ہے کہ جس نے یہ delay کئے ہیں چاہے وہ سیکرٹری کی طرف سے ہوئے یا چاہے وہ منسٹر کی طرف سے ہوئے اس کی وجوہات معزز ہاؤس کو ضرور بتائی جائیں۔ 2019 میں بھی پی ٹی آئی کی گورنمنٹ تھی، 2021 میں بھی پی ٹی آئی کی گورنمنٹ تھی اور یہ کیوں اس طرح ظلم کیا گیا؟ مجھے یہ بتائیں کہ اب یہ specific question ہے جیسے منسٹر جناب محمد بشارت راجہ نے کہا کہ سوالات pending کر دیئے جائیں۔ اب اس میں ہمارا کیا قصور ہے؟ ہم تیاری کر کے ہر بار آتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز صاحب! آپ کو میری بات سمجھ نہیں آئی۔ میں یہ قطعاً نہیں کہہ رہا کہ پی ٹی آئی کی گورنمنٹ ہے یا PML(N) گورنمنٹ تھی۔ دیکھیں! اتنے سالوں سے یہ ہاؤس چل رہا ہے، یہ بات پہلے کبھی کسی کے ذہن میں نہیں آئی۔ یہ بھی تو پی ٹی آئی کی گورنمنٹ کی تجویز ہے کہ دو یا تین مہینوں میں ان سوالات کو wind up کریں۔ اب تین مہینے میں یہ ہوگا کہ یہ سرکل تیز چلے گا۔ آپ کے سوالات جلدی آئیں گے، ڈیپارٹمنٹس پابند ہوں گے اور منسٹر صاحبان بھی پابند ہوں گے۔ یہ بھی تو پی ٹی آئی کی گورنمنٹ کو credit جا رہا ہے کہ انہی کی طرف سے یہ تجاویز آئی ہے۔ اب ہم نے کمیٹی بنا دی اور یہ معاملہ جلدی ختم کریں۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہم ابھی جو in House discussion کر رہے ہیں یہ انتہائی fruitful ہے۔ میں پہلے چار سال میں پاپولیشن ویلفیئر کا منسٹر تھا تو سوالات آتے تھے ہم تین تین دن بیٹھ کر اس کی تیاری کرتے تھے اور mostly یہ ہوتا تھا کہ جو ہمارے اپوزیشن کے بہن بھائی ہیں جیسے آج Question Hour میں یہ لوگ یہاں سے بائیکاٹ کر کے چلے گئے، There was no cooperation from the Opposition side اور آج وہ گلہ کر رہے ہیں کہ ہمارے سوال نہیں سنے۔ I think کہ یہ انتہائی valuable suggestion ہے، یہ بہت اچھا ہو گا کہ اگر ہم اس کے ساتھ ہو جائیں گے تا کہ ہم اس question hour کا صحیح معنوں میں فائدہ اٹھائیں۔ .Thank you very much

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ اس سے بڑی اچھی تبدیلی آئے گی۔ جناب محمد بشارت راجہ صاحب !make sure کریں کیونکہ آپ بھی بیٹھے ہیں، لاء منسٹر بھی بیٹھے ہیں، Minister Interior بھی بیٹھے ہیں اور ہمارے سارے اپوزیشن کے بھائی بھی بیٹھے ہیں۔ اس میں دو یا تین مہینے سے زیادہ ٹائم نہ رکھیں۔ یہ مہربانی کریں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ہم زیادہ وقت نہیں دیں گے اور نہ ہی اس کو زیادہ لمبا کریں گے بلکہ کل ہی اس کو فارغ کریں گے۔

جناب سپیکر: اس لئے میں ان سوالات کو pending کر رہا ہوں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میری عرض سن لیں۔ میرا question fresh ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا کون سا question ہے؟

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میرا question no 7076 ہے یہ میں نے اپریل 2021 میں put کیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میں یہ واضح ہدایات کر رہا ہوں کہ ہم آپ کے questions دوبارہ لے آتے ہیں۔۔۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! سال سال تک question نہیں آتا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ سال کو رہنے دیں ہم دو سے تین مہینے کا کر رہے ہیں۔

چودھری مظہر اقبال: آپ کے اجلاس روز تو نہیں ہوتے، آپ کی sitting روز نہیں ہوتی۔۔۔

جناب سپیکر: مطلب! آپ اس تجویز سے متفق نہیں ہیں؟

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! یہ practical ہے ہی نہیں، اس میں ٹائم لگ جائے گا۔۔۔

جناب سپیکر: میں دو سے تین مہینے کا کہہ رہا ہوں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میرے fresh questions ہیں آپ ان کو لے لیں۔۔۔

جناب سپیکر: اگر یہ practically ممکن نہیں ہے تو یہ گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے اس کو practically ممکن بنانا۔ جناب محمد بشارت راجہ صاحب! آپ دو سے تین مہینے میں یہ practical کریں گے۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! یہ بالکل practically ممکن ہے اگر آپ مجھے اجازت دیں گے۔۔۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ہم یہ ایک مہینے میں کریں گے۔

جناب سپیکر: ایک مہینہ نہیں تین مہینے کا ٹائم رکھیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! نہیں، ہم ایک مہینے میں کریں گے۔

جناب سپیکر: چلیں! ہم یوں بھی کر لیتے ہیں کہ جو fresh questions ہیں جس طرح چودھری مظہر اقبال صاحب کہہ رہے ہیں۔

وزیر امداد باہمی ، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ سوالات دوبارہ آجائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، آپ ان سوالات کو دوبارہ لے آئیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جی، right sir.

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ہم سوالات کے لئے ہی روزانہ آتے ہیں۔۔۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ ابھی آپ نے فرمادیا ہے۔ اگر ہم ان میں سے pick and choose کریں کہ یہ سوالات آج کر لیں اور دوسرے سوالات بعد میں take up کریں گے تو میرے خیال میں باقی ممبران کے ساتھ زیادتی ہوگی۔ اب آپ نے حکم دے دیا that's all اب ہم ان کو next day پر لے جاتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر!۔۔۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری مظہر اقبال صاحب، جناب محمد ارشد ملک صاحب اور جناب آغا علی حیدر صاحب! میری بات سنیں۔۔۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! لوگ آسمان کے نیچے بغیر چھت کے بیٹھے ہوئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں! ہم ان سوالات کو نکالتے نہیں ہیں بلکہ میں ان سوالات کو pending کر رہا ہوں ختم نہیں کر رہا۔ ہم ان سوالات کو فوراً لے آئیں گے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! کیسے لے آئیں گے؟

جناب سپیکر: میں ان سوالات کو لے آؤں گا۔ آپ میرے ساتھ بیٹھ جائیں، میں آپ کے questions لے آؤں گا but overall ایک تبدیلی کرنے دیں۔ ہم اچھائی کے لئے تبدیلی کر رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آج ہی ہمارے سوالات کے جوابات دیئے جائیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اب آپ ایسے نہ کریں۔ میں نے سوالات pending کر دیئے ہیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میرا fresh questions ہے آپ مہربانی کرکے اس کو take up کر لیں۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! چار چار سال سے سوالات چلے آرہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: ان چار چار سال کی وجہ سے تو کہہ رہے ہیں کہ آپ لوگ ایسا نہ کریں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! آپ ایک فیصلہ فرما چکے اور ہم اس فیصلے کے مطابق کل 2 بجے بیٹھ رہے ہیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم کل ہی بیٹھ کر فارمولہ طے کریں گے اور اس کے مطابق ایک time line مقرر کریں گے اس کے اندر جو سوالات آتے ہیں ان کو immediately take up کریں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ time period تین مہینے سے زیادہ نہ ہو۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں ایک مہینے کی بات کر رہا ہوں۔ میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: حلقہ پی پی۔154 میں سرکاری اراضی کی تعداد اور اس کی ملکیت سے متعلقہ تفصیلات

*2946: **چودھری اختر علی:** کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔ 154 لاہور میں سرکاری اراضی کتنی کس کس جگہ ہے یہ اراضی کس کس کی ملکیت ہے؟

(ب) کتنی سرکاری اراضی پر قبضہ ہے اور یہ قبضہ کب سے ہے ان ناجائز قابضین کے نام اور پتا جات بتائیں؟

(ج) کتنی سرکاری اراضی پر لوگوں نے ناجائز قبضہ کرکے ان پر بلڈنگ بنائی ہوئی ہیں؟

(د) اس حلقہ میں کتنے سرکاری ملازمین کس عہدہ اور گریڈ میں تعینات ہیں؟

(ہ) حکومت اس حلقہ میں سرکاری اراضی کو ناجائز قابضین سے بچانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر مال و کالونیز (نوابزادہ منصور احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی۔ 154 لاہور میں کل اراضی تعدادی 1870 کنال مواضعات باگڑیاں دھرم چند۔ چندرائے۔ کیر کلاں اور رکھ کوٹ لکھپت میں واقع ہے جو کہ صوبائی حکومت اور صوبائی حکومت (متروکہ) کی ملکیت ہے۔

(ب) یہ عرصہ دراز سے 9 12 کنال زیر ناجائز آبادیز 178 کنال مساجد۔ مدرسہ و قبرستان ہائے و 401 کنال زیر راستہ و کھالہ جات اور 1162 کنال محکمہ جات زیر قبضہ ہے۔ جدید سروے زیر کارروائی ہے۔

(ج) رقبہ تعدادی 129 کنال پر ناجائز آبادیز ہیں۔

(د) متعلقہ نہ ہے۔

(ہ) واگزار شدہ اراضی کو آئندہ ناجائز قبضہ سے اراضی بچانے کے لئے ریونیو اہلکاران پر مشتمل نگران ٹیمیں تشکیل دے دی ہیں تاکہ تحفظ دیا جاسکے۔

جھنگ: لالہ زار ہاؤسنگ سکیم کی تکمیل اور ملازمین کو مالکانہ حقوق دینے سے متعلقہ تفصیلات

*3323: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع جھنگ میں حکومت نے محکمہ مال کے ملازمین کے لئے لالہ زار سکیم بنائی تھی یہ سکیم کب شروع کی گئی اور اس کے مکمل کرنے میں کتنا عرصہ لگا؟

(ب) حکومت نے اس سکیم میں ترقیاتی کام کس حد تک مکمل کروایا ہے؟

(ج) کیا محکمہ مال کے تمام ملازمین کو مالکانہ حقوق دیئے گئے ہیں تو کب اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مال و کالونیز (نوابزادہ منصور احمد خان):

(الف) ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (ریونیو) / صدر، گورنمنٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی جھنگ سے حاصل کردہ رپورٹ کے مطابق گورنمنٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی جھنگ مورخہ 14.05.1989 کو کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ سے رجسٹرڈ ہوئی تھی۔ گورنمنٹ ایمپلائز کو

آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی جھنگ نے سال 1991 میں رقبہ خرید کر سرکاری ملازمین کے لئے دو کالونیاں لالہ زار کالونی نمبر 1 گوجرہ روڈ جھنگ اور لالہ زار کالونی نمبر 2 ٹوبہ روڈ جھنگ بنائی تھیں اور سکیم کا عمل سال 1991 سے شروع ہو کر سال 2012 میں مکمل ہوا تھا۔

(ب) گورنمنٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی جھنگ نے اپنے فنڈ سے دونوں کالونیوں میں ترقیاتی کام مکمل کروائے ہیں جس میں سڑکات کی تعمیر۔ سیوریج اور بجلی فراہمی شامل ہے۔ اس مقصد کے لئے حکومت کی طرف سے فنڈز فراہم نہیں کئے گئے۔

(ج) گورنمنٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی جھنگ کی طرف سے جن ملازمین کو دونوں کالونیوں میں پلاٹس الاٹ کئے گئے تھے ان کو مالکانہ حقوق دیئے جا چکے ہیں۔

بہاولپور: ٹڈی دل کے خاتمہ کے لئے حکومتی اقدامات اور کسانوں کی مالی امداد سے متعلقہ تفصیلات

***4938: ملک خالد محمود بابر:** کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پراونشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کے تحت بہاولپور کی حدود میں کون کون سے کام مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں سرانجام دیئے گئے؟

(ب) ٹڈی دل کے خاتمہ کے لئے اس ضلع میں کس کس علاقہ میں سپرے کیا گیا؟

(ج) اس ضلع کے کس کس علاقہ میں ٹڈی دل کا حملہ ہوا تھا ان کے نام اور کتنے ایکڑ رقبہ پر ٹڈی دل کا حملہ ہوا اور متاثرہ کسانوں کی اس ادارے نے جو مالی و دیگر امداد کی اس کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(د) اس ضلع میں کون کون سی فصلوں اور پھلوں کو نقصان اس سے ہوا ہے اس کی تفصیلات فراہم فرمائیں؟

وزیر مال و کالونیز (نوابزادہ منصور احمد خان):

(الف) پی ڈی ایم اے صوبہ پنجاب میں آنے والی تمام آفات سے نبرد آزما رہتا ہے۔ صوبائی اور مقامی سطح پر جان و مال کے تحفظ اور بحالی کے لئے کوششیں بروئے کار لاتا ہے۔ مذکورہ دو سالوں کے دوران بہاولپور میں درج ذیل کام سرانجام دیئے گئے۔

ضلع بہاولپور میں ٹڈی دل کے کنٹرول اور کسانوں کی آگاہی کے لئے لٹریچر چھپوا کر کسانوں میں تقسیم کئے گئے۔

ٹڈی دل کی آفت پر نظر رکھنے کے لئے موضع کی سطح پر نگران کمیٹیاں بنائی گئیں۔

پی ڈی ایم اے نے محکمہ زراعت کے ساتھ مل کر کسانوں کو ٹڈی دل کے معاملے میں آگاہی دینے کے لئے تربیتی ورکشاپس منعقد کروائیں۔

1120 لیٹر لمیڈا سیالوتھرین دوائی فراہم کی گئی۔

ضلع بہاولپور میں ٹڈی دل کے تدارک کے لئے 100 پاور سپرے مشین، 149 ہینڈ سپریئر مشین، 2 بوم سپریئر مشین، 6 پلنجری مشین اور 3 جٹاؤ مشینیں فراہم کی گئیں۔

جہاں کہیں ٹڈی دل کی موجودگی کی اطلاع ملی اس کے تدارک کے لئے سپرے آپریشن کا انتظام کیا گیا۔

ضلع بہاولپور میں ٹوٹل 365110 ہیکٹر رقبہ کا سروے کیا گیا۔ اور 627 ہیکٹر رقبہ پر سپرے کیا گیا۔

(ب) ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت (توسیع) بہاولپور سے موصول ہونے والی رپورٹ کے مطابق ٹڈی کے خاتمہ کے لئے بہاولپور، احمد پور شرقیہ، حاصل پور اور یزمان کے علاقے میں سپرے کیا گیا۔

(ج) ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت (توسیع) بہاولپور سے موصول ہونے والی رپورٹ کے مطابق ٹڈی کے خاتمہ کے لئے بہاولپور، احمد پور شرقیہ، حاصل پور اور یزمان کے علاقے میں ٹڈی دل کا حملہ ہوا 2236 ایکڑ پر فصلیں جزوی طور پر متاثر ہوئیں۔ اس لئے متاثرہ کسانوں کی کوئی مالی امداد نہیں کی گئی۔

(د) ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت (توسیع) بہاولپور سے موصول ہونے والی رپورٹ کے مطابق بہاولپور، احمد پور شرقیہ، حاصل پور اور یزمان کے علاقے میں ٹڈی دل سے جن فصلوں اور پھلوں کا جزوی نقصان ہوا۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ کپاس 2010 ایکڑ

2۔ چارہ جات 195 ایکڑ

3۔ باغات 16 ایکڑ

4- سبزیات 15 ایکڑ

کل متاثرہ رقبہ 2236 ایکڑ ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

تحصیل روجھان میں سرکاری آباد اور غیر آباد رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

929: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل روجھان میں کس کس جگہ کتنا سرکاری رقبہ ہے؟

(ب) کتنا رقبہ آباد اور کتنا غیر آباد ہے؟

(ج) کس رقبہ سے سالانہ کتنی آمدن ہوتی ہے اور کہاں جمع کرائی جاتی ہے؟

(د) کتنے رقبے پر ناجائز قابضین نے کتنے عرصہ سے قبضہ کر رکھا ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں اور کون کون سے قابضین نے کتنا رقبہ پر قبضہ کر رکھا ہے؟

(ہ) کیا حکومت ناجائز قابضین سے رقبہ واگزار کروانے اور ان سے سابق آمدن وصول کرنے اور ان کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مال و کالونیز (نوابزادہ منصور احمد خان):

(الف) تحصیل روجھان میں کل سرکاری رقبہ (164595) ایکڑ ہے۔

جس میں سے خالص صوبائی حکومت (14718) ایکڑ

رقبہ ملکیتی صوبائی حکومت بذریعہ BOR (115819) ایکڑ

رقبہ ملکیتی صوبائی حکومت بذریعہ لینڈ کمیشن (34058) ایکڑ ہے۔

جو کہ تحصیل روجھان کے مواضعات رکھ سبزانی، رکھ کچہ شیر مہار، رکھ قادرہ، عمر کوٹ، بھاگسر، ڈھورا، رکھ پُریور، گری سوری، رکھ شاہوالی، سوری، پٹی شاہوالی، باڑہ، لینٹریں، چک کڑیہ، کن خاص، چک مٹ نمبر 02، 03، شیخ والہ، رکھ میراں پور، تھویانی، میراں پور، چک دلبر، شاہ والی خاص، گیانمل، چک جدید میں واقع ہے۔

(ب) تحصیل روجھان میں 162715 ایکڑ غیر آباد اور صرف 1880 ایکڑ رقبہ بارشوں اور دریائی پانی سے سیر اب ہو کر آباد ہوتا ہے۔ علاقہ پچادھ میں نہری وسائل نہ ہونے اور زیر زمین پانی کڑوا ہونے کی بناء پر زیادہ تر بنجر قدیم ہے۔ جبکہ کچھ رقبہ رود کوہی کے پانی سے بعض اوقات سیر اب ہو جاتا ہے۔ جس پر ناجائز قابضین فصل سرسوں کاشت کرتے ہیں۔ اگر زیادہ بارشیں نہ ہوں تو پانی کی کمی کی وجہ سے ختم ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح دریائی علاقوں میں واقع رقبہ پانی کی زیادتی / سیلاب کی وجہ سے متاثر ہوتا رہتا ہے۔

(ج) تحصیل ہذا میں رقبہ سرکار Lease پر نہ دیا گیا ہے۔ لہذا کوئی آمدنی نہ ہوتی ہے۔

(د) تحصیل ہذا کے مواضعات رکھ میراں پور، عمر کوٹ، چک جدید، رکھ کچہ شیر مہار، رکھ کوٹلہ، جامڑہ، رکھ سبزانی، رکھ قادرہ، چک مٹ نمبر 03، کن خاص، رکھ شاہوالی، رکھ پُریور میں 2352 ناجائز قابضین نے رقبہ تعدادی 8717 ایکڑ 01 کنال 07 مرلے پر قبضہ کر رکھا تھا۔ جن کے خلاف وقتاً فوقتاً کارروائی واگزاری عمل میں لائی گئی ہے۔ اور اب تک رقبہ تعدادی 4012 ایکڑ رقبہ سرکار ناجائز قابضین سے واگزار کرایا جا چکا ہے۔

(ہ) رقبہ سرکار پر قابض ناجائز قابضین کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جا چکی ہے۔ تاحال رقبہ تعدادی 4012 ایکڑ واگزار کرایا جا چکا ہے۔ ناجائز قابضین سے رقبہ واگزاری کی کاروائی کا عمل جاری ہے۔

مظفر گڑھ: پی پی۔268 کوٹ ادو میں کچی آبادیوں کو مالکانہ حقوق دینے سے متعلقہ تفصیلات

1201: ملک غلام قاسم ہنجرا: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔268 کوٹ ادو کے کس کس گاؤں، قصبہ اور دیہات میں کچی آبادیاں ہیں؟

(ب) ان کچی آبادیوں کا کب حکومت نے سروے کروایا تھا کہ یہ کب سے قائم ہیں؟

(ج) اس وقت ان کچی آبادیوں میں کتنے گھرانے آباد ہیں؟

(د) کیا حکومت اس حلقہ کی تمام کچی آبادیوں کا سروے کر کے جو حکومت پالیسی کے تحت آباد ہیں ان کو مالکانہ حقوق دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال و کالونیز (نوابزادہ منصور احمد خان):

(الف) بمطابق رپورٹ موصولہ اسسٹنٹ کمشنر / کلکٹر سب ڈویژن، کوٹ ادو پی پی۔268 میں کچی آبادیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

چک نمبر 566/TDA---42 گھرانے

چک نمبر 116/ML---131 گھرانے

چک نمبر 147/ML---71 گھرانے

(ب) حکومت کی جانب سے 2012 میں سروے کروایا گیا تھا اور یہ آبادیاں 2012 سے قبل آباد شدہ ہیں۔

(ج) اس وقت مذکورہ 3 کچی آبادیوں میں کل گھرانوں کی تعداد 344 ہے۔

(د) جملہ اسناد کچی آبادیوں کے مکینوں کو تقسیم ہو چکی ہیں اور جن میں سے دو گھرانوں نے سرکاری واجبات خزانہ سرکار میں داخل کروائے ہیں، ان لوگوں کو مالکانہ حقوق دیئے جا چکے ہیں اور باقی ماندہ لوگوں کو بذریعہ عملہ فیلڈ اطلاع یابی کرائی جارہی ہے کہ وہ بھی مالکانہ حقوق حاصل کرنے کے لئے سرکاری واجبات خزانہ سرکار میں داخل کرواکے مالکانہ حقوق حاصل کریں۔

صوبہ میں آن لائن فرد کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

1207: **محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا محکمہ مال آن لائن فرد فراہم کرنے کی سہولت فراہم کرتا ہے؟

(ب) آن لائن فرد حاصل کرنے کا کیا طریق کار ہے؟

(ج) آن لائن فرد حاصل کرنے کے لئے کتنی فیس مقرر ہے؟

وزیر مال و کالونیز (نوابزادہ منصور احمد خان):

(الف) جی ہاں! کمپیوٹرائزڈ مواضعات کی آن لائن فرد (برائے ریکارڈ) بذریعہ پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کی ویب سائٹ www.punjab-zameen.gov.pk سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

(ب) آن لائن فرد درج ذیل طریق کار کے تحت حاصل کی جاسکتی ہے۔

1۔پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کی ویب سائٹ www.punjab-zameen.gov.pk سے آن لائن فرد کا حصول ممکن ہے۔

2۔ آن لائن فرد کے ٹیب پر کلک کریں۔

3-متعلقہ ضلع، تحصیل اور موضع کے انتخاب کے بعد اپنی ملکیتی تفصیل کو چنیں۔

4- فرد فیس بذریعہ اے ٹی ایم، بینک کاونٹر، ایزی پیسہ اور جاز کیش کے ذریعے جمع کروانے کی سہولت میسر ہے۔

بعد ازا فیس فرد کا پرنٹ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

(ج) اراضی ریکارڈ سنٹر سے زمین کی فرد ملکیت فیس فی کھتونی 50/-روپے لاگو ہوتی ہے اور زیادہ سے زیادہ 150/-روپے چارج کی جاتی ہے۔مزید براں 350/-روپے سروس چارجز لاگو ہیں-

راجن پور میں اشٹام فروشوں کی تعداد اور لائسنس جاری کرنے کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

1208: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راجن پور میں اشٹام فروشوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) اس وقت اس ضلع میں کتنے افراد نے اشٹام فروخت کرنے کے لئے لائسنس کے حصول کے لئے درخواستیں جمع کروا رکھی ہیں؟

(ج) اشٹام فروخت کے لائسنس جاری کرنے کا کیا Criteria ہے تفصیل بتائی جائے؟

(د) اشٹام فروخت کے لائسنس جاری کرنے کا اختیار کس کے پاس ہے اس کا عہدہ مع گریڈ بتائیں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ اس ضلع کی آبادی بہت بڑھ گئی ہے مگر اشٹام فروشوں کی تعداد بہت کم ہے؟

(و) کیا حکومت اس ضلع میں مزید افراد کو یہ لائسنس جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مال و کالونیز (نوابزادہ منصور احمد خان):

(الف) ضلع راجن پور میں اشٹام فروشوں کی کل تعداد 66 ہے۔

(ب) اس وقت ضلع راجن پور میں کل 70 اشٹام فروشوں نے لائسنس کے حصول کے لئے درخواستیں جمع کروا رکھی ہیں۔

(ج) اشٹام فروش کے لائسنس جاری کرنے کا طریق کار درج ذیل ہے:

1۔ درخواست گزار کی درخواست جمع ہونے پر بعد از پڑتال تعلیمی سرٹیفکیٹ واہلیت متعلقہ اسسٹنٹ کمشنرز کو برائے تفصیلی رپورٹ بذریعہ لیٹرز بھیجا جاتا ہے اور ساتھ ہی DPO سے درخواست گزار کی پولیس ریکارڈ رپورٹ طلب کی جاتی ہے۔

2۔ بعد از آمدہ رپورٹس DPO اور متعلقہ اسسٹنٹ کمشنرز کی روشنی میں بمطابق قانون اور اشٹام فروشی کی سیٹ خالی ہونے پر درخواست گزار کی اہلیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اشٹام فروشی کا لائسنس جاری کیا جاتا ہے۔

(د) اشٹام فروخت کے لائسنس جاری کرنے کا اختیار ڈپٹی کمشنر / ڈسٹرکٹ کلکٹر (BS-19) کے پاس ہے۔

(ہ) جی ہاں! ضلع ہذا کی آبادی بڑھ گئی ہے۔ مگر اس کا اشٹام فروشی سے تعلق نہ ہے۔

(و) معاملہ ہذا زیر غور ہے اور اس بارے میں اسسٹنٹ کمشنر راجن پور، جام پور اور روجھان سے سفارشات معہ Justification طلب کی گئی ہیں۔

راجن پور: پی پی۔293 میں کچی آبادیوں میں سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

1209: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راجن پور پی پی۔293 میں کون کون سی کچی آبادیاں ہیں ان کے نام بتائیں؟

(ب) ان کچی آبادیوں میں کوئی سرکاری ملازمین تعینات ہیں تو ان کے نام اور عہدہ بتائیں؟

(ج) ان کچی آبادیوں میں کن کن سہولیات کا فقدان ہے؟

(د) حکومت کب تک ان سہولیات کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اس مقصد کے لئے کتنی رقم مالی سال 21-2020 میں رکھی گئی ہے؟

(ہ) اس مالی سال میں ان کچی آبادیوں میں کون کون سی سہولیات فراہم کی جائیں گی ان کی تفصیل کچی آبادی وار بتائیں؟

وزیر مال وکالونیز (نوابزادہ منصور احمد خان):

(الف) بمطابق رپورٹ چیف آفیسر میونسپل کمیٹی جام پور حلقہ پی پی 293 میں ٹوٹل 5 کچی آبادیاں جن میں نمبر 1 جعفر آباد کالونی، نمبر 2 چاہ تارے والہ، نمبر 3 پیپلز کالونی، نمبر 4 ترک آباد کالونی اور نمبر 5 گدارا کالونی ہیں

(ب) بمطابق رپورٹ چیف آفیسر میونسپل کمیٹی جام پور مذکورہ کچی آبادیوں میں عملہ صفائی سینٹری ورکر (1) عوامی کالونی کرم حسین، (2) جعفر آباد علمدار حسین، (3) پیپلز کالونی رسول بخش محب حسین، (4) ترک آباد کالونی دلنواز کامران، (5) گدارا کالونی شیم مائی عذرا مائی تعینات ہیں۔

(ج) متذکرہ بالا کچی آبادی ہائے میونسپل کمیٹی جام پور میں جملہ بنیادی سہولیات میسر ہیں۔

(د) کچی آبادیوں میں ترقیاتی کام کروانے کے لئے پنجاب حکومت کی جانب سے سال 21-2020 کے بجٹ میں کوئی فنڈز مختص نہ کئے گئے ہیں۔

(ہ) کچی آبادیوں میں ترقیاتی کام کروانے کے لئے پنجاب حکومت کی جانب سے سال 21-2020 کے بجٹ میں کوئی فنڈز مختص نہ کئے گئے ہیں۔

تحصیل صادق آباد میں پٹواریوں کی منظور شدہ اسامیوں اور ان کے عرصہ تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

1241: سید عثمان محمود: کیا وزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ایک موضع میں پٹواری کی زیادہ سے زیادہ مدت تعیناتی کیا مقرر کی گئی ہے؟

(ب) تحصیل صادق آباد میں پٹواریوں کی منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تعداد کیا ہے؟

(ج) اس وقت کتنے اور کون کون سے پٹواری کے پاس ایک سے زیادہ مواضعات کا اضافی چارج ہے؟

(د) کون کون سے پٹواری ایک ہی موضع میں عرصہ پانچ سال اور اس سے زیادہ عرصہ سے تعینات ہیں اور اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) اس وقت کس کس پٹواری کے خلاف محکمانہ یا عدالتی کارروائی اور انکوائری چل رہی ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مال وکالونیز (نوابزادہ منصور احمد خان):

(الف) ایک موضع میں پٹواری کی تعیناتی عرصہ 3 سال مقرر ہے۔

(ب) منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 88 اور 51 اسامیاں خالی ہیں۔

(ج) 31 پٹواریوں کے پاس ایک سے زیادہ مواضعات کا اضافی چارج ہے۔
جس کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) منشاء شاہ، غلام یاسین، عبدالحکیم پٹواری ایک ہی موضع میں عرصہ پانچ سال سے تعینات ہیں۔ پٹواریوں کی اسامیاں خالی ہونے کی وجہ سے عرصہ پانچ سال سے زائد تعینات ہیں۔

(ہ) اس وقت سیف علی، محمد حنیف اور جام مختیار پٹواری کے خلاف محکمانہ انکوائری چل رہی ہے۔

نارووال پی پی۔49 میں محکمہ مال کے ملازمین / افسران اور پٹواریوں کے خلاف انکوائریوں سے متعلقہ تفصیلات

1250: جناب بلال اکبر خان : کیا وزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔49 نارووال میں کتنے پٹواری، قانونگو، نائب تحصیل دار اور تحصیل دار کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس حلقہ میں کتنے پٹواریوں کے پاس ایک سے زائد حلقہ جات کا چارج ہے؟

(ج) اس حلقہ میں کتنے پٹواریوں کی مزید تعیناتی کرنا ضروری ہے؟

(د) اس حلقہ کے کتنے پٹواریوں کے خلاف کہاں کہاں انکوائریاں چل رہی ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس حلقہ میں محکمہ مال کی تمام خالی اسامیاں پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مال وکالونیز (نوابزادہ منصور احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی۔49 نارووال اور ظفر وال پر مشتمل ہے۔ اس طرح اس میں کل 50 پٹوار سرکل ہیں۔ جن میں سے 40 پٹواری تعینات ہیں۔ اس حلقہ میں 4 قانونگوئی سرکل ہیں۔ جس میں قانونگو عارضی تعینات ہیں۔
2 نائب تحصیلدار اور 1 تحصیلدار کام کر رہے ہیں۔ (تفصیل جھنڈی" الف "ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

(ب) اس حلقہ میں 10 پٹواریوں کے پاس ایک سے زائد حلقہ جات کا چارج ہے۔ (تفصیل جھنڈی" ب"ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

(ج) اس حلقہ میں مزید 10 پٹواریوں کی تعیناتی کرنا ضروری ہے۔

(د) اس حلقہ کے کسی پٹواری کے خلاف کہیں پر بھی کوئی انکوائری نہ چل رہی ہے۔

(ہ) حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق عمل درآمد کیا جائے گا۔

قصور: موضع مچھانہ میں زرعی اراضی پر ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

1297: میاں عبدالرؤف: کیا وزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع مچھانہ تحصیل چونیاں ضلع قصور میں غریب آدمیوں کی زرعی اراضی کھیوٹ نمبر 5 کھتونی نمبر 105۔103 / 163 پر عرصہ دراز سے قبضہ گروپ نے ناجائز قبضہ کرر کھا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ قبضہ گروپ والے افراد بڑے بااثر لوگ ہیں جن کے خلاف بار بار درخواستیں دینے کے باوجود محکمہ مال نے کوئی کارروائی نہیں کی قبضہ گروپ کے نام اور پتا کے ساتھ مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت قبضہ گروپ سے قبضہ واگزار کروانے اور رقبہ اصل مالکان کو واپس کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر مال وکالونیز (نوابزادہ منصور احمد خان):

(الف) ڈپٹی کمشنر، قصور از چھٹی نمبر مورخہ 2021-03-10 کے مطابق زرعی اراضی کھیوٹ نمبر 5 کھتونی نمبر 105-103 / 163 پر کوئی ناجائز قابض نہ ہے۔

(ب) رقبہ زیر سوال پر حصص کے مطابق مالکان قابض ہیں علاوہ ازیں آج تک کوئی درخواست بابت ناجائز قبضہ محکمہ مال کو موصول نہ ہوئی ہے۔

(ج) اگر کوئی متاثرہ شخص دادرسی کے لئے محکمہ مال کے پاس آئے گا تو قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

سرکٹ ہاؤس ساہیوال کی تکمیل کے لئے فنڈز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

1306: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرکٹ ہاؤس ساہیوال کی تعمیر و توسیع کے لئے سال 2017 میں 62 لاکھ 38 ہزار روپے کے فنڈز جاری کئے گئے ان فنڈز کے استعمال سے کتنا کام مکمل ہوا کتنا کام بقایا ہے اس منصوبہ کو مکمل کرنے کے لئے مزید کتنے فنڈز درکار ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سال 19-2018اور20-2019 میں اس منصوبے کے لئے ے فنڈ جاری نہیں کئے گئے جبکہ اس منصوبہ کو مکمل کرنے کا تخمینہ لاگت 1 کروڑ 30 لاکھ روپے تھا اس کی کیا وجوہات ہیں۔

(ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت بورڈ آف ریونیو ڈیپارٹمنٹ کو سرکٹ ہاؤس ساہیوال کے منصوبہ کو مکمل کرنے کے لئے نئے فنڈ جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں۔

وزیر مال و کالونیز (نوابزادہ منصور احمد خان):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ سرکٹ ہاؤس ساہیوال کی تعمیر و توسیع کے لئے سال 2017 میں 62 لاکھ 80 ہزار روپے کے فنڈز مختص کئے گئے۔ ان فنڈز کے استعمال سے سرکٹ ہاؤس ساہیوال کی باؤنڈری وال، سنتری پوسٹ کا کام اور مین بلڈنگ کی چھت تک برک ورک مکمل کر لیا گیا جبکہ فرنیچر، AC (Inverter) اور External Development کا کام بقایا رہتا ہے۔ اس منصوبہ کو مکمل کرنے کے لئے مزید 62 لاکھ 38 ہزار روپے درکار ہیں۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ سال 19-2018 اور 20-2019 میں اس منصوبہ کے لئے فنڈز جاری نہیں کئے گئے جبکہ اس منصوبہ کو مکمل کرنے کا تخمینہ لاگت 1 کروڑ 25 لاکھ روپے تھا۔

(ج) رواں مالی سال میں اس منصوبے کی تکمیل کے لئے بورڈ آف ریونیو کی ڈیپارٹمنٹل سکروٹنی کمیٹی (DSC) نے سال 21-2020 میں 62 لاکھ 23 ہزار روپے کی منظوری دی جبکہ محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ نے 30 لاکھ کی منظوری دی ہے۔ ان فنڈز کا اجراء محکمہ خزانہ میں under process ہے۔

گوجرانوالہ: قلعہ دیدار سنگھ کو تحصیل کا درجہ دینے سے متعلقہ تفصیلات

1311: جناب امان اللہ وڑائچ: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ قلعہ دیدار سنگھ (ضلع گوجرانوالہ) کی آبادی دو لاکھ سے زائد افراد پر مشتمل ہے جبکہ اس قانونگوئی میں کافی چکوک / دیہات شامل ہیں؟

(ب) کیا حکومت اس قصبہ کو اس کی اہمیت اور آبادی کی وجہ سے تحصیل کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے کیونکہ یہ اہم علاقہ ہے یہاں سے کروڑوں روپے زرعی ٹیکس اور دیگر ٹیکسوں کی مد میں حکومت کو فنڈز حاصل ہو رہا ہے؟

وزیر مال و کالونیز (نوابزادہ منصور احمد خان):

(الف) یہ کہ قلعہ دیدار سنگھ اور ملحقہ چکوک / دیہات کی آبادی دو لاکھ سے کم ہے۔ قلعہ دیدار سنگھ کی آبادی (بمطابق مردم شماری 2017) 60 ہزار اور مضافات کی آبادی تقریباً 85 ہزار افراد پر مشتمل ہے۔

(ب) قلعہ دیدار سنگھ کو تحصیل کا درجہ دینے کی کوئی تجویز محکمہ مال حکومت پنجاب کے زیر غور نہ ہے۔

ساہیوال میں مزید لینڈ ریکارڈ سنٹر بنانے سے متعلقہ و دیگر تفصیلات

1336: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل ساہیوال اور ساہیوال شہر میں کتنے لینڈ ریکارڈ سنٹر کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان لینڈ ریکارڈ سنٹر سے فرد ملکیت کے حصول کے لئے کتنے دن درکار ہوتے ہیں؟

(ج) ان لینڈ ریکارڈ سنٹر میں کتنے افراد سنٹر وائز کام کر رہے ہیں ان کے نام، ولدیت، پتاجات اور تعلیمی قابلیت بتائیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ساہیوال شہر کے لینڈ ریکارڈ سنٹر میں ہر وقت ہجوم رہتا ہے جس کی وجہ سے مزید لینڈ ریکارڈ سنٹر بنانے کی اشد ضرورت ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس شہر میں مزید لینڈ ریکارڈ سنٹر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مال وکالونیز (نوابزادہ منصور احمد خان):

(الف) تحصیل ساہیوال میں اراضی ریکارڈ سنٹر ساہیوال شہر میں جبکہ ہڑپہ، محمد پور میں قانونگوئی و دیہی مال مرکز قائم کئے جا چکے ہیں۔ اس کے علاوہ قانونگوئی اراضی ریکارڈ سنٹر نور شاہ اور دیہی مرکز مال ڈیرہ رحیم اور نائی والہ بھی قائم کئے جا رہے ہیں۔

(ب) لینڈ ریکارڈ سنٹرز سے فرد ملکیت بعد ازاں اپائنمنٹ یا ایکسپریس کاؤنٹر سے فوری طور پر حاصل کی جاسکتی ہے تاہم ریکارڈ میں مالک کے دعوی میں تفاوت کی صورت میں از رو لینڈ ریونیو رول C37 سب رول 3 بعد از درستگی ریکارڈ فرد جاری کی جاتی ہے۔ (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان لینڈ ریکارڈ سنٹرز میں کام کرنے والے ملازمین کے نام، ولدیت، پیشہ جات اور تعلیمی قابلیت۔ جز (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جی یہ بات درست نہیں ساہیوال شہر میں عوام الناس کی سہولت کے مد نظر قانونگوئی اراضی ریکارڈ سنٹر ہڑپہ اور دیہی مال مرکز محمد پور کو فعال کیا جا چکا ہے۔ جس کی وجہ سے سروس سنٹر پر رش میں خاطر خواہ کمی ہوئی ہے۔ مزید بر آں عوامی سہولت کے پیش نظر آن لائن، ایکسپرس سروس، ای خدمت سنٹر اور نادرا سروس سنٹر سے فرد کا اجراء بھی کیا جا رہا ہے۔ حصول سروس و اجراء فرد، رجسٹری، بیع نامہ کے لئے Online appointment کا نظام متعارف کروایا جا چکا ہے۔ جو کہ بذریعہ ہیلپ لائن و ویب سائیٹ موبائل ایپلیکیشن اور فری ہیلپ لائن بوتھ سے حاصل کی جاسکتی ہے حصول سروس کے لیے صرف مقررہ وقت پر ہی اراضی ریکارڈ سنٹر کا وزٹ درکار ہوتا ہے۔

(ہ) تحصیل ساہیوال میں قانونگوئی اراضی ریکارڈ سنٹر ہڑپہ اور دیہی مرکز مال محمد پور قائم کئے جا چکے ہیں۔ جبکہ قانونگوئی اراضی ریکارڈ سنٹر نور شاہ اور دیہی مرکز مال ڈیرہ رحیم اور نائی والہ بھی قائم کئے جا رہے ہیں جو کہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں۔

صوبہ میں جعل سازی کی روک تھام کے لئے اشٹام پیپرز کی تبدیلی سے متعلقہ تفصیلات

1367: محترمہ سبرینہ جاوید: کیا وزیر مال وکالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے جعل سازکوروکنے کے لئے اشٹام پیپر تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اشٹام پیپر کے کاغذ کا رنگ بھی تبدیل کیا جارہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بینک آف پنجاب کی جانب سے اس پیپر پر ایک کوڈ لگایا جائے گا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ پہلے مرحلے میں اشٹام پیپر کی تبدیلی پتوکی اور ضلع ڈی جی خان سے شروع کی جائے گی؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ سفید کاغذ استعمال کرنے سے پرنٹنگ اخراجات اور وقت کی بچت ہوگی؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ اشٹام پیپر کو مرحلہ وار تبدیل کیا جائے گا؟

وزیر مال و کالونیز (نوابزادہ منصور احمد خان):

(الف) جی ہاں!

(ب) جی ہاں!

(ج) جی نہیں۔ اس پیپر پر تین قسم کے سکیورٹی کوڈز بذریعہ ای سٹمپنگ سسٹم بنک آف پنجاب جاری کرنے کے وقت لگائے گا ان سکیورٹی کوڈز میں QR کوڈ، بار کوڈ اور Sixteen Digit Numeric Alphabets شامل ہیں۔

(د) جی نہیں۔ پہلے مرحلے میں اشٹام پیپر کی تبدیلی صرف ضلع قصور میں بطور آزمائشی منصوبے کے طور پر مورخہ 17.05.2021 سے شروع کر دی گئی ہے۔

(ہ) جی ہاں۔

(و) جی ہاں! ضلع قصور میں کامیابی کے بعد اس سسٹم کو دوسرے اضلاع میں شروع کیا جائے گا۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1025 محترمہ نیلم حیات ملک کا ہے۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا dispose of ہوا۔ دوسرا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1029 چودھری اختر علی کا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ہمارے fresh questions ہیں ہم احتجاجاً واک آوٹ کرتے ہیں۔۔۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر!

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب محمد ارشد ملک اور آغا علی حیدر ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

(شوروغوغہ)

جناب سپیکر: چودھری اختر علی صاحب!

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں بول رہا ہوں۔

جناب سپیکر: تین ماہ کے اندر سوالات کے جواب آئیں گے۔ آپ بولیں میں آپ کو ہی سن رہا ہوں۔

لاہور: محافظ ٹاؤن میں گھر میں ڈکیتی کی واردات سے متعلقہ تفصیلات

1029: چودھری اختر علی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 5۔ ستمبر 2022 روزنامہ "دنیا" کی خبر کے مطابق محافظ ٹاؤن لاہور میں دو کار سوار ڈاکوؤں نے ایک گھر سے 20 تولہ سونا اور لاکھوں روپے نقدی گھر والوں کو یرغمال بنا کر لوٹ لیے اور فرار ہوگئے۔ سی سی ٹی وی کیمروں میں ڈاکوؤں کے چہرے دیکھے جاسکتے ہیں پولیس ملزمان کو گرفتار نہیں کررہی جبکہ محافظ ٹاؤن پولیس ملازمین کی رہائشی کالونی ہے۔

(ب) اس مقدمہ کی ایف آئی آر فراہم کی جائے اس میں جو پیشرفت ہوئی ہے اس کی مکمل تفصیل دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر داخلہ جناب محمد ہاشم ڈوگر صاحب!

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ معزز ممبر بالکل درست فرما رہے ہیں اور جو اخبار میں خبر رپورٹ ہوئی ہے یہ بھی بالکل ٹھیک ہے کہ یہ 4۔ ستمبر کی رات تقریباً سوا گیارہ بجے ایک Wagon R گاڑی جس میں 2 نوجوان تھے جنہوں نے اس گھر میں

گھس کر ڈکیتی کی اس گھر میں کچھ مہمان آئے ہوئے تھے مہمانوں کی وجہ سے دروازے کھلے تھے تو ان کو موقع ملا وہ اندر چلے گئے انہوں نے سارے گھر والوں کو hostage بنا کر تقریباً 25 تولے سونا اور 7 لاکھ روپے جو گھر والوں نے رپورٹ کیا ہے اس کی ایف آئی آر درج ہو چکی ہے۔ان ملزمان کے چہرے visible نہیں ہیں، انہوں نے ماسک لگائے ہوئے ہیں اور جو footages آئی ہیں وہ بہت weak ہیں مگر اُس میں ایک اچھی چیز یہ ہوئی ہے کہ ہمیں وہاں سے پولیس کو بڑے strong finger prints مل گئے ہیں وہ ریکارڈ کر لئے گئے ہیں اب وہ PFSA میں ہیں ہمیں پوری امید ہے کہ ہم انشاءاللہ اُن finger prints کے ذریعے ان ملزمان کو identify کر لیں گے یہ نوجوان ہیں، میں نے briefing بھی لی ہے، متعلقہ SP ہیں They are on it and they are taking it very seriously اور میں امید کرتا ہوں کہ تھوڑے دنوں میں ہم یہ ملزمان انشاءاللہ گرفتار کر لیں گے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے بڑی تفصیل کے ساتھ اس معاملہ کی تفصیل بیان کی ہے اس میں سب سے زیادہ لمحہ فکریہ یہ ہے کہ یہ محافظ کالونی ہے جو قوم کے محافظ ہیں یعنی یہ ہماری فورس کی کالونی ہے اور یہاں پر security کا خاطر خواہ انتظام چاہئے وہ security private ہو یا ہماری police کی security وہاں پر ہر وقت security بھی موجود ہوتی ہے اس کے باوجود وہاں پر دن دھاڑے ڈاکوؤں کا کسی گھر میں گھس جانا اور گھر والوں کو یرغمال بنا کے اُن کو لوٹ لینا اس سے زیادہ زیادتی کیا ہو سکتی ہے؟ ظاہر ہے وہ محافظ کالونی ہے وہاں پر اس کی کوئی footage بھی ہو گی، وہاں پر کیمرے بھی ہوں گے آج تک پولیس نے کسی بھی ایک ملزم کو گرفتار نہیں کیا میری وزیر داخلہ صاحب سے humble request ہے کہ اس کو فوری طور پر take up کریں اور ملزمان کو فوری طور پر گرفتار کریں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر داخلہ جناب محمد ہاشم ڈوگر صاحب!

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! آپ کو پتا ہے پورے ملک میں بد قسمتی سے وارداتیں ہو جاتی ہیں جو بڑی safe locations ہیں وہاں پر بھی وارداتیں ہو جاتی ہیں ہم اُن کی صفائی نہیں دے رہے مگر میں نے آپ سے عرض کی ہے کہ پولیس کو clue مل گیا ہے میں on

the floor of the House یہ کہہ رہا ہوں کہ انشاءاللہ ہم اُن ملزمان کو گرفتار کرلیں گے یہ ایسے نہیں ہے کہ پولیس اس معاملہ کو serious نہیں لے رہی it will be taken very seriously and I can assure the honorable member تھوڑے دنوں میں جیسے ہی پیش رفت ہو گی آگاہ کردیا جائے گا، اب جیسے دوسرا Call Attention Notice unfortunately وہ معزز ممبر جن کا یہ توجہ دلاؤ نوٹس تھا وہ تشریف فرما نہیں ہیں وہ بڑی سنگین واردات تھی مگر الحمداللہ پولیس نے اُس کے سارے کے سارے ملزم گرفتار کر لئے ہیں اس معاملہ میں بھی ایسے ہی ہو گا we will not spare them اُن کی available footages نہیں ہے لیکن ہمارے پاس finger prints ہیں۔ I can assure it.

جناب سپیکر: آپ کی assurance ہے کہ انشاءاللہ ملزمان arrest ہوں گے اور جلدی ہوں گے۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! جلدی arrest ہوں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ Call Attention Notice disposed of ہوا۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحریک التوائے کار لے رہے ہیں۔ یہ تحریک التوائے کار نمبر 157/22 جناب شہباز احمد کی طرف سے ہے۔ جی، شہباز احمد آپ تحریک پیش کریں۔

ضلع جھنگ میں چناب کالج کا انتظام و انصرام کرپٹ لوگوں کے پاس ہونے کی وجہ سے بچوں کا مستقبل تاریک (۔۔۔جاری)

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ضلع جھنگ کی تعلیمی پسماندگی دور کرنے کے لئے جھنگ چنیوٹ آفیسرز ایسوسی ایشن (رجسٹرڈ) کی انتھک محنت، ضلعی انتظامیہ اور خصوصاً اس وقت کے انسان دوست، علم دوست ڈپٹی کمشنر جناب اطہر طاہر کے تعاون سے 1991 میں چناب کالج جھنگ کی بنیاد رکھی گئی جس کی برانچز وقت، ضرورت اور وسائل کے پیش نظر چنیوٹ، اٹھارہ ہزاری، احمد پور سیال، شور کوٹ تک پھیل گئیں۔

ان تمام برانچز کی supervision متعلقہ ڈپٹی کمشنرز کے حوالے کر دی گئی۔ مذکورہ کالج نے ہر سال فیصل آباد بورڈ میں اعلیٰ پوزیشنز اپنے نام کیں، پنجاب بھر کے تمام پروفیشنل کالجز میں چناب کالج سے فارغ التحصیل بچے داخلے کے اہل رہے اور ان پروفیشنل کالجز سے فارغ ہو کر آج نہ صرف ملک و قوم کے کونے کونے میں بلکہ دیار غیر میں بھی اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں لیکن اب کچھ سالوں سے چناب کالج کا انتظام و انصرام ایسے ہاتھوں میں آیا کہ کالج دن بدن نیچے ہی چلا جارہا ہے حتیٰ کہ اب یہ ادارہ کرپشن کا گڑھ بن چکا ہے۔ کالج میں اساتذہ سے لے کر درجہ چہارم تک سب پریشان ہیں، انہیں کوئی تحفظ نہیں ہے، چند طاقتور لوگوں نے کالج پر قبضہ کیا ہوا ہے جو کرپشن کے دلدادہ ہیں، بغیر میرٹ کے من پسند بھرتیاں کرتے ہیں، میرٹ سے ہٹ کر بچوں کی فیسیں معاف کرتے ہیں اور ضرورت مند بچوں کو نہ ختم ہونے والے procedure میں ڈال کر ان کی توہین کرتے ہیں، اپنے تعلقات بنانے کے لئے کالج کے پیسے سے ڈپٹی کمشنر ہاؤس میں سوئمنگ پول بنوایا گیا، کالج کی گاڑی ڈپٹی کمشنر کے زیر استعمال ہے۔ جب بھی کوئی نیا ڈپٹی کمشنر تعینات ہوتا ہے تو وہ سب سے پہلے کالج میں بغیر کسی مقصد کے کوئی نہ کوئی بلڈنگ کھڑی کرتا ہے اور جاتے ہوئے اپنے آبائی علاقے کے لوگ کالج میں بھرتی کر کے چلا جاتا ہے۔ اگر اب کالج کے حالات دیکھے جائیں تو بڑا واضح معلوم ہوتا ہے کہ کالج بنانے سے جھنگ کے عوام کی پسماندگی تو دور نہیں ہوئی البتہ دو تین لوگوں کی پسماندگی دور ہوگئی ہے۔ چناب کالج کے حالات اتنے گھمبیر ہو چکے ہیں جن سے نہ صرف وہاں زیر تعلیم بچے اپنا مستقبل تاریک دیکھ رہے ہیں بلکہ والدین میں بھی بہت اضطراب پایا جاتا ہے۔ یہ کالج ایک عظیم مقصد کے حصول کے لئے بنایا گیا تھا جس کے بنیادی طور پر اخراجات بھی ایسوسی ایشن کے ممبران نے ادا کئے، یہ معاملہ اس امر کا متقاضی ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو کسی سپیشل کمیٹی کے سپرد کیا جائے جو سارے معاملات کی چھان بین کر کے culprits کو قرار واقعی سزا دے تاکہ کالج اپنی اصل ڈگر پر چلتے ہوئے اپنی متعین کردہ منازل حاصل کر سکے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! اس کے لئے ایک سپیشل کمیٹی بنائی جائے وہاں پر حالات یہ ہیں کہ جو ٹیچرز بچوں کو پڑھا رہی ہیں اُن کی تنخواہیں 15،15 ہزار روپے ہیں اور جو چوکیدار ہیں اُن کی تنخواہیں 32،32 ہزار روپے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، وزیر ہائر ایجوکیشن جناب یاسر ہمایوں صاحب تشریف فرما ہیں؟ تشریف نہیں رکھتے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس کو pending فرمالیں۔

جناب سپیکر: میں اس تحریک التوائے کار نمبر 157/22 کو Standing Committee on Higher Education کو refer کر رہا ہوں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ بہت important legislation ہے شاہ صاحب نے Point of Order پر بات کرنی ہے یا انہوں نے debate کرنی ہے؟

جناب سپیکر: شاہ صاحب کی تحریک التوائے کار ہے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ان کی تحریک کون سے محکمہ سے متعلقہ ہے؟

جناب سپیکر: ہائر ایجوکیشن سے متعلقہ ہے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں دوبارہ عرض کرنا چاہوں گا چونکہ relevant minister موجود نہیں ہیں اُن کی موجودگی میں اگر تحریک التوائے کار پیش کی جائے تو زیادہ مناسب رہے گا کیونکہ اگر آپ government کا point of view لئے بغیر اُس کو کمیٹی کو refer کر دیتے ہیں تو بعض اوقات اُس میں مشکلات پیدا ہوتی ہیں میری صرف یہ استدعا تھی۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ صاحب! ٹھیک ہے لیکن چونکہ اب میں شہباز احمد صاحب کی تحریک التوائے کار کو Standing Committee on Higher Education کو refer کر چکا ہوں تو اب I would like کہ میں سید حسن مرتضیٰ صاحب کی تحریک التوائے کار کو بھی کمیٹی کو refer کر دوں۔ سید حسن مرتضیٰ! آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھ دیں میں نے آپ کی تحریک التوائے کار کو Standing Committee on Higher Education کو refer کر دیا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! Thank you very much.

پنجاب میں میٹرک، ایف۔ ایس۔ سی کے امتحانات میں پریکٹیکل کے نمبر لگانے کے لئے examiner کے صوابدیدی اختیارات پر بچوں میں پریشانی

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پنجاب بھر میں میٹرک اور ایف ایس سی کے امتحانات میں فزکس، کیمسٹری اور بیالوجی کے پریکٹیکل کے بالترتیب 30،30 نمبر یعنی ٹوٹل 90 نمبرز ہیں جو کہ کلی طور پر examiner کی صوابدید ہے چاہے تو 100 فیصد نمبر حاصل کرنے والے سٹوڈنٹ کو فیل کر دے اور چاہے تو بہت کم نمبر حاصل کرنے والے سٹوڈنٹ کو پریکٹیکل میں پورے کے پورے نمبر دے دے۔ جب بھی ایف ایس سی، ایم بی بی ایس، انجینئرنگ یا کسی بھی شعبے میں داخلہ ہوتا ہے تو پوائنٹس پر جا کر داخلے کا فیصلہ ہوتا ہے لیکن اس سسٹم میں موجود examiner کے صوابدیدی اختیارات جو کہ ایک بہت بڑی کرپشن اور بے ایمانی ہے اس کی وجہ سے حق دار students suffer کر رہے ہیں اگر کسی سٹوڈنٹ کے والدین examiner سے سفارش یا پیسے کے ذریعے رابطہ کر لیتے ہیں تو اس سٹوڈنٹ کو پریکٹیکل

میں 100 فیصد نمبر مل جاتے ہیں اور جن بے چاروں کے پاس وسائل نہیں ہوتے وہ تحریری امتحان میں 100 فیصد نمبر حاصل کرنے کے باوجود بھی پریکٹیکل میں پورے نمبر حاصل نہیں کر سکتے۔ مثال کے طور پر اس سال فیصل آباد بورڈ میں علی جون غوری رول نمبر 525933 نے ٹوٹل 1100 نمبرز میں 1047 نمبر حاصل کئے اور فزکس پارٹ 2 میں 58 نمبر حاصل کئے لیکن اس بچے کو پریکٹیکل میں صرف 16 نمبر دیئے گئے۔ محمد ناصر الحق رول نمبر 525927 نے کل نمبر 917 اور فزکس کے پریکٹیکل میں اسے 30 نمبر دیئے گئے۔ محمد عدیل عباس رول نمبر 525928 نے کل نمبر 809 اور فزکس میں 22 نمبر حاصل کئے لیکن اسے بھی پریکٹیکل میں 30 نمبر دے دیئے گئے۔ میں نے یہ مثال صرف ایوان کو آگاہ کرنے کے لئے دی ہے کہ امتحانی نظام کیسا ناقص ہے اور اس میں صوابدیدی اختیارات کے ساتھ ساتھ کتنی زیادہ کرپشن ہے جس سے حق دار نوجوان اپنا حق لینے سے محروم ہے اور ان کا مستقبل خراب ہو رہا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ اب اس بچے کا کیا قصور ہے جس نے دن رات محنت کر کے تحریری امتحان میں بہت اچھے نمبر حاصل کئے لیکن وسائل نہ ہونے کی وجہ سے وہ پریکٹیکل میں پورے نمبر حاصل نہ کر سکا۔ چونکہ یہ پورے پنجاب کی نئی نسل کے مستقبل کا معاملہ ہے اس لئے اس معاملے کی چھان بین اور تصحیح بہت ضروری ہے جس کے لئے لازم ہے کہ یہ معاملہ کسی سپیشل کمیٹی کے سپرد کیا جائے جو انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اس میں بہتری لائے اور جو طالب علم متاثر ہوئے ہیں انہیں ان کا حق دلوائے نیز آئندہ کے لئے پریکٹیکل کے نمبر ختم کر کے تحریری امتحان میں شامل کر دیئے جائیں اور پریکٹیکل کے صرف گریڈ دیئے جائیں۔ پنجاب بھر کے بورڈ کے امتحانی نظام سے جہاں بچوں کا مستقبل مخدوش ہونے کا خطرہ ہے، وہاں والدین بھی سخت اضطراب میں ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے اور اس تحریک التوائے کار کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ یہ معاملہ جلد از جلد حل ہو سکے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار نمبر 22/168 کو کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: اب سردار فاروق امان اللہ دریشک رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ بابت 2021 کے بارے میں رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

سردار فاروق امان دریشک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! The Punjab Local Government Bill 2021 (Bill No. 78/2021) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش ہوئی۔ اب ہم گورنمنٹ بزنس کی طرف آرہے ہیں۔

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون (ترمیم) پیشہ وارانہ تحفظ و صحت پنجاب 2020

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Occupational safety and Health (Amendment) Bill 2020.Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

> "That the Punjab Occupational safety and Health (Amendment) Bill 2020, as recommended by Special Committee No.12, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Occupational safety and Health (Amendment) Bill 2020, as recommended by Special Committee No.12, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

> "That the Punjab Occupational safety and Health (Amendment) Bill 2020, as recommended by Special Committee No.12, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 TO 8

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clauses 2 to 8 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اذانِ مغرب)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

> "That Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

> "That the Punjab Occupational safety and Health (Amendment) Bill 2020, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Occupational safety and Health (Amendment) Bill 2020, be passed."

Now, the question is:

> "That the Punjab Occupational safety and Health (Amendment) Bill 2020, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون (ترمیم) بورڈ آف ریونیو پنجاب 2021

MR. SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Board of Revenue (Amendment) Bill 2021. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

> "That the Punjab Board of Revenue (Amendment) Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

MR. SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Board of Revenue (Amendment) Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

Since there is no amendement in it, the question is:

> "That the Punjab Board of Revenue (Amendment) Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR. SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR. SPEAKER: Now, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is.

"That Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill,
do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR. SPEAKER: Third reading starts. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the Punjab Board of Revenue (Amendment) Bill 2021,
be passed."

MR.SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Board of Revenue (Amendment) Bill 2021,
be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Board of Revenue (Amendment) Bill 2021, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed)

مسودہ قانون (تنسیخ)(ترمیم) متروکہ وقف املاک و قوانین برائے بے گھر افراد 2021

MR. SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Evacuee Property and Displaced Persons Laws (Repeal) (Amendment) Bill 2021. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

> "That the Evacuee Property and Displaced Persons Laws (Repeal) (Amendment) Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

MR. SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Evacuee Property and Displaced Persons Laws (Repeal) (Amendment) Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Evacuee Property and Displaced Persons Laws (Repeal) (Amendment) Bill 2021, as recommended by Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 TO 4

MR.SPEAKER: Second reading sarts, Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clause, 2 to 4 of the Bill are under cosidecation. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR.SPEAKER: Now, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill are uder consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR. SPEAKER: Third reading starts. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

> "That the Evacuee Property and Displaced Persons Laws (Repeal) (Amendment) Bill 2021, be passed."

MR.SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Evacuee Property and Displaced Persons Laws (Repeal) (Amendment) Bill 2021, be passed."

Now the question is:

> "That the Evacuee Property and Displaced Persons Laws (Repeal) (Amendment) Bill 2021, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed)

مسودہ قانون (ترمیم) سیڈ کارپوریشن پنجاب 2022

MR. SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Seed Corporation (Amendment) Bill 2022. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

> "That the Punjab Seed Corporation (Amendment) Bill 2022, as recommended by Special Committee No. 12, be taken into consideration at once."

MR.SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Seed Corporation (Amendment) Bill 2022, as recommended by Special Committee No. 12, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Punjab Seed Corporation (Amendment) Bill 2022, as recommended by Special Committee No. 12, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 TO 5

MR.SPEAKER: Second reading sarts, Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clause, 2 to 5 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR.SPEAKER: Now, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill are uder consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR. SPEAKER: Third reading starts. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the Punjab Seed Corporation (Amendment) Bill 2022, be passed."

MR. SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Seed Corporation (Amendment) Bill 2022, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Seed Corporation (Amendment) Bill 2022, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed)

Applause!

مسودہ قانون (ترمیم) فیکٹریز 2022

MR. SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Factories (Amendment) Bill 2022. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the Factories (Amendment) Bill 2022. as recommended by Special Committee No. 12, be taken into consideration at once."

MR.SPEAKER: The motion moved is:

"That the Factories (Amendment) Bill 2022. as recommended by Special Committee No. 12, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Factories (Amendment) Bill 2022. as recommended by Special Committee No. 12, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 TO 45

MR.SPEAKER: Second reading sarts, Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clauses, 2 to 45 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 45 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR.SPEAKER: Now, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill are uder consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR. SPEAKER: Third reading starts. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the Factories (Amendment) Bill 2022, be passed."

MR.SPEAKER: The motion moved is:

"That the Factories (Amendment) Bill 2022, be passed."

Now, the question is:

"That the Factories (Amendment) Bill 2022, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed)

Applause!

مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات 2022

MR. SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Forest (Amendment) Bill 2022. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the Forest (Amendment) Bill 2022, as recommended by Special Committee No. 12, be taken into consideration at once."

MR.SPEAKER: The motion moved is:

"That the Forest (Amendment) Bill 2022, as recommended by Special Committee No. 12, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Forest (Amendment) Bill 2022, as recommended by Special Committee No. 12, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 AND 3

MR.SPEAKER: Second reading sarts, Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clause, 2 and 3 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 2 and 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR.SPEAKER: Now, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill are uder consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR. SPEAKER: Third reading starts. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVE, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

"That the Forest (Amendment) Bill 2022, be passed."

MR. SPEAKER: The motion moved is:

"That the Forest (Amendment) Bill 2022, be passed."

Now, the question is:

"That the Forest (Amendment) Bill 2022, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed)

Applause

پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر: محترمہ جوئس روفن جولیس بات کرنا چاہتی ہیں تو میں ان کو فلور دیتا ہوں۔ جی، محترمہ! آپ بات کریں۔

معزز خاتون ممبر کے گھر ڈکیتی کے ملزمان کی گرفتاری کا مطالبہ

محترمہ جوئس روفن جولیس: جناب سپیکر! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ میں آپ کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کروانا چاہتی ہوں کہ 2022-09-10 کو میرے گھر میں ڈکیتی کی گئی ہے جو کہ جلیل ٹاؤن میں واقع ہے۔ اس کے پاس سینٹ پال سکول اور ایفا سکول بھی ہے۔ میرے گھر میں گن پوائنٹ پر ڈکیتی کی گئی ہے۔ میرے گھر میں چھ افراد داخل ہوئے ہیں۔ میں اپنی فیملی کے ساتھ چرچ گئی ہوئی تھی اور جب میں واپس آئی تو میرے گھر میں چھ افراد guns لے کر بیٹھے ہوئے

تھے۔میرے گھر کا دروازہ کھلا تھا اور میں اندر داخل ہو گئی۔میری بیٹی بھی گھر کے اندر چلی گئی۔میری بیٹی USA سے میری خیریت دریافت کرنے آئی ہوئی تھی کیونکہ میں کینسر کی مریضہ ہوں۔میری کینسر کی ساری ادویات اور میرے گھر کی ساری قیمتی اشیاء وہ ڈاکو لے کر چلے گئے ہیں۔میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ اس واقعے کو فوری طور پر take up کیا جائے۔میں نے آج صبح بھی اسی سلسلے میں آپ سے ملاقات کی تھی۔اس واقعے کا فوری طور پر نوٹس لیں۔مجرموں کو فوری طور پر پکڑا جائے۔میری ساری قیمتی اشیاء اور میری پراپرٹی پر ڈاکہ ڈالا گیا ہے۔میں وہاں پر پچھلے 30 سالوں سے رہائش پذیر ہوں۔میں نے نہ تو اپنی پراپرٹی کسی کو فروخت کی ہے،نہ میں جانتی ہوں کہ وہ کون لوگ ہیں اور نہ ہی میں کبھی ان سے ملی ہوں۔آپ اس معاملے کو take up کریں۔میری جائیداد کی مالیت اس وقت 12 سے 14 کروڑ روپے ہے۔کوئی مجھے کہتا ہے کہ یہ جائیداد 3 کروڑ روپے میں اور کوئی کہتا ہے کہ 4 کروڑ روپے میں یہ جائیداد فروخت ہو گئی ہے۔یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟یہ میری ذاتی جائیداد ہے اور یہ جائیداد میرے نام ہے۔میرے خاوند بشپ روفن جولیس نے بھی عوام کی بہت خدمت کی ہے۔وہ چار مرتبہ قومی اسمبلی کے ممبر بنے ہیں۔وہ وفاقی وزیر تھے اور میں خود بھی صوبائی وزیر رہی ہوں۔اب گوجرانوالہ میں میرے پاس لوگ غول در غول آرہے ہیں۔میں ہر ایک کو پینے کے لئے سپرائٹ کی ایک بوتل دیتی ہوں اور اگر کوئی نزدیک سے آیا ہوتا ہے تو اسے -/100 روپے دیتی ہوں اور اگر کوئی دُور آتا ہے تو اسے کچھ زیادہ پیسے دیتی ہوں۔میرے اس معاملے کو فوری طور پر take up کیا جائے اور میری جائیداد مجھے واپس دلائی جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ!آپ ہمارے لئے نہایت قابل احترام ہیں۔میڈم!مجھے بالکل یاد ہے کہ آپ 2003 سے 2007 تک صوبائی وزیر رہی ہیں۔وزیر قانون اس کا جواب دیں۔

وزیر قانون(جناب خرم شہزاد ورک): جناب سپیکر!میں انشاءاللہ تعالیٰ اس سارے معاملے کو خود دیکھتا ہوں اور take up کرتا ہوں۔یہ بات میرے علم میں ابھی آئی ہے۔محترمہ نے صبح چیمبر میں آپ سے بھی اسی حوالے سے بات کی ہے۔میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ اس پر فی الفور

actionلیا جائے گا۔ان کے جو بھی ملزمان ہیں ان کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے گا۔ان ملزمان کو جلد از جلد قانون کے کٹہرے میں لایا جائے گا اور انہیں قرار واقعی سزا دی جائے گی۔

محترمہ جوئس روفن جولیس: جناب سپیکر!میں آپ کا اور محترم وزیر قانون کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!معزز وزیر کی بات پر ہمیں مکمل یقین ہے۔میری آپ کی وساطت سے جناب خرم شہزاد ورک سے ذاتی طور پر گزارش ہے کہ محترمہ جوئس روفن جولیس کے ساتھ بہت زیادہ ظلم ہوا ہے۔انہوں نے بڑی محنت سے اپنے گھر کی ساری چیزیں بنائی تھیں جن پر ڈکیتی کے ذریعے ایک ہی رات میں قبضہ کر لیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: وزیر قانون صاحب!آپ نے اس معاملے کو نہایت seriously take up کرنا ہے۔محترمہ کا جو نقصان ہوا ہے اسے پورا کیا جائے،ان کے جو خدشات ہیں انہیں دُور کیا جائے اور اس کی رپورٹ ہاؤس میں پیش کی جائے۔

وزیر قانون(جناب خرم شہزاد ورک): جناب سپیکر!بالکل اس کی رپورٹ ہاؤس میں پیش کی جائے گی۔میں اس معاملے کو اس طرح take up کروں گا کہ جیسا کہ یہ incident ہماری والدہ کے ساتھ ہوا ہے۔میں یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ محترمہ جوئس روفن جولیس کے تمام grievances as soon as possible دُور کئے جائیں گے۔انہوں نے اپنی پراپرٹی سے متعلق جو خدشات ظاہر کئے ہیں ان کو دُور کیا جائے گا۔اسی طرح ڈکیتی کے دوران جو چیزیں وہ لے کر گئے ہیں وہ سب recover کروائی جائیں گی اور ان ملزمان کو قرار واقعی سزا دی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی،بہت شکریہ۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب سپیکر: سینئر وزیر/وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ/صنعت، تجارت،سرمایہ کاری اور سکلز ڈویلپمنٹ (میاں محمد اسلم اقبال) نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر

Media blackout of Chairman Pakistan Tehreek-e-Insaf,s کے speeches کے سلسلے میں ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

سینئر وزیر/وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، صنعت، تجارت، سرمایہ کاری اور سکلز ڈویلپمنٹ (میاں محمد اسلم اقبال): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے Media blackout of Chairman Pakistan Tehreek-e-Insaf's speeches کے سلسلے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے Media blackout of Chairman Pakistan Tehreek-e-Insaf's speeches کے سلسلے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے Media blackout of Chairman Pakistan Tehreek-e-Insaf's speeches کے سلسلے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! ہاؤس میں کورم پورا نہیں ہے۔

پی ٹی آئی کے چیئرمین کی تقریر کو پیمرا کے ذریعے بلیک آؤٹ کرنے پر مزمت اور بند چینلز کو بحال کرنے کا مطالبہ

سینئر وزیر / وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ / صنعت، تجارت، سرمایہ کاری اور سکلز ڈویلپمنٹ (میاں محمد اسلم اقبال): میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب کا یہ ایوان اس بات کی شدید مذمت کرتا ہے کہ وفاقی حکومت نے پاکستان تحریک انصاف کے چیئرمین کی تقریر کو پیمرا کے ذریعے مکمل طور پر بلیک آؤٹ کیا ہوا ہے بلکہ لوکل کیبل اور یوٹیوب پر بھی ان کی تقریر کو بند کیا ہوا ہے۔ اسی طرح سیلاب زدگان کے لئے ٹیلی تھون کو بھی مکمل بلیک آؤٹ کیا ہوا ہے جو کہ سراسر سیلاب زدگان کے ساتھ زیادتی ہے۔ وفاقی حکومت پر نہ تو عوام اور نہ ہی کوئی بیرونی ادارہ اعتماد کرتے ہوئے مالی امداد دینے کے لئے تیار ہے۔ صرف ایک ہی لیڈر پاکستان میں ہے جس پر تمام دُنیا بشمول پاکستانی اسے ایک صادق، امین اور ایمان دار لیڈر تصور کرتے ہیں اور یہ بھی تصور کرتے ہیں کہ وہ اپنی پاکستانی قوم کا مسیحا ہے۔ ایک سائیڈ پر وفاقی حکومت کہتی ہے کہ سیلاب کا وقت ہے سیاست نہ کریں جبکہ دوسری سائیڈ پر وہ سیلاب زدگان سے اظہار ہمدردی کی بجائے دشمنی پر مشتمل پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ پاکستان تحریک انصاف کے چیئرمین ٹیلی تھون کے ذریعے سیلاب زدگان کے لئے جو funds جمع کر رہے ہیں اس میں وفاقی حکومت رخنہ ڈال رہی ہے۔ تمام طرح کی کیبلز، یوٹیوب، نیشنل چینلز اور لوکل چینلز کو وفاقی حکومت نے پیمرا کے ذریعے چیئرمین تحریک انصاف کے لئے بند کیا ہوا ہے۔ لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایسے اوچھے ہتھکنڈوں سے باز رہے اور مزید برآں یہ ایوان وفاقی حکومت پر واضح کرتا ہے کہ اس طرح کی حرکتوں سے عوامی لیڈر کی آواز کو دبایا نہیں جا سکتا"۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب کا یہ ایوان اس بات کی شدید مذمت کرتا ہے کہ وفاقی حکومت نے پاکستان تحریک انصاف کے چیئرمین کی تقریر کو پیمرا کے ذریعے مکمل طور پر بلیک آؤٹ کیا ہوا ہے بلکہ لوکل کیبل اور یوٹیوب پر بھی ان کی تقریر کو بند کیا ہوا ہے۔ اسی طرح سیلاب زدگان کے لئے ٹیلی تھون کو بھی مکمل بلیک آؤٹ کیا ہوا ہے جو کہ سراسر سیلاب زدگان کے ساتھ زیادتی ہے۔ وفاقی حکومت پر نہ تو عوام اور نہ ہی کوئی بیرونی ادارہ اعتماد کرتے ہوئے مالی امداد دینے کے لئے تیار ہے۔ صرف ایک ہی لیڈر پاکستان میں ہے جس پر تمام دُنیا بشمول پاکستانی اسے ایک صادق، امین اور ایمان دار لیڈر تصور کرتے ہیں اور یہ بھی تصور کرتے ہیں کہ وہ اپنی پاکستانی قوم کا مسیحا ہے۔ ایک سائیڈ پر وفاقی حکومت کہتی ہے کہ سیلاب کا وقت ہے سیاست نہ کریں جبکہ دوسری سائیڈ پر وہ سیلاب زدگان سے اظہار ہمدردی کی بجائے دشمنی پر مشتمل پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ پاکستان تحریک انصاف کے چیئرمین ٹیلی تھون کے ذریعے سیلاب زدگان کے لئے جو funds جمع کر رہے ہیں اس میں وفاقی حکومت رخنہ ڈال رہی ہے۔ تمام طرح کی کیبلز، یوٹیوب، نیشنل چینلز اور لوکل چینلز کو وفاقی حکومت نے پیمرا کے ذریعے چیئرمین تحریک انصاف کے لئے بند کیا ہوا ہے۔ لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایسے اوچھے ہتھکنڈوں سے باز رہے اور مزید برآں یہ ایوان وفاقی حکومت پر واضح کرتا ہے کہ اس طرح کی حرکتوں سے عوامی لیڈر کی آواز کو دبایا نہیں جا سکتا"۔

یہ قرارداد پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب کا یہ ایوان اس بات کی شدید مذمت کرتا ہے کہ وفاقی حکومت نے پاکستان تحریک انصاف کے چیئرمین کی تقریر کو پیمرا کے ذریعے مکمل طور پر بلیک آؤٹ کیا ہوا ہے بلکہ لوکل کیبل اور یوٹیوب پر بھی ان کی تقریر کو بند کیا ہوا ہے۔ اسی طرح سیلاب زدگان کے لئے ٹیلی تھون کو بھی مکمل بلیک آؤٹ کیا ہوا

ہے جو کہ سراسر سیلاب زدگان کے ساتھ زیادتی ہے۔وفاقی حکومت پر نہ تو عوام اور نہ ہی کوئی بیرونی ادارہ اعتماد کرتے ہوئے مالی امداد دینے کے لئے تیار ہے۔ صرف ایک ہی لیڈر پاکستان میں ہے جس پر تمام دُنیا بشمول پاکستانی اسے ایک صادق، امین اور ایمان دار لیڈر تصور کرتے ہیں اور یہ بھی تصور کرتے ہیں کہ وہ اپنی پاکستانی قوم کا مسیحا ہے۔ایک سائیڈ پر وفاقی حکومت کہتی ہے کہ سیلاب کا وقت ہے سیاست نہ کریں جبکہ دوسری سائیڈ پر وہ سیلاب زدگان سے اظہار ہمدردی کی بجائے دشمنی پر مشتمل پالیسی پر عمل پیرا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ پاکستان تحریک انصاف کے چیئرمین ٹیلی تھون کے ذریعے سیلاب زدگان کے لئے جو funds جمع کر رہے ہیں اس میں وفاقی حکومت رخنہ ڈال رہی ہے۔تمام طرح کی کیبلز، یوٹیوب، نیشنل چینلز اور لوکل چینلز کو وفاقی حکومت نے پیمرا کے ذریعے چیئرمین تحریک انصاف کے لئے بند کیا ہوا ہے۔ لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایسے اوچھے ہتھکنڈوں سے باز رہے اور مزید برآں یہ ایوان وفاقی حکومت پر واضح کرتا ہے کہ اس طرح کی حرکتوں سے عوامی لیڈر کی آواز کو دبایا نہیں جا سکتا"۔

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!جب کسی قرارداد کی مخالفت ہو جائے تو اس پر بحث ہوتی ہے۔

سینئر وزیر/وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ/صنعت، تجارت، سرمایہ کاری اور سکلز ڈویلپمنٹ (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر!جب قرارداد پیش کی گئی تو "ناں" کی آواز نہیں آئی لہٰذا میرے خیال میں یہ قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: قرارداد منظور ہو چکی ہے۔اب اجلاس کا وقت ختم ہوا لہٰذا اب اجلاس کل بروز منگل مورخہ 13۔ ستمبر 2022 سہ پہر 3:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔